DAMAGE BOOK

رجسٹری شدہ

پشتو گرامر

یعنے

قواعد صرف و نحو زبان افغانی

مسمّٰی بہ

وافیہ - درجواب شافیہ و کافیہ

جسکو

قاضی پیر احمد شاہ رضوانی پشاوری منشی فاضل و مولوی فاضل وغیرہ اورینٹل ٹیچر
نورمل سکول راولپنڈی نے

بغرض خوشنودی خاطر عاطر

عالیجناب کرنل ہالرایڈ صاحب بہادر - ڈایرکٹر ممالک پنجاب وغیرہ واسطے

افادہ

طلبائے زمینداری کلاس متعلقہ نورمل سکول راولپنڈی - و پنجابی مدرسان اضلاع سرحدیہ
و امیدواران امتحان پنجاب یونیورسٹی کالج - و معلمین صاحبان یورپین وغیرہ شائقین
پشتو زبان کے تصنیف کیا۔

مطبع فرانٹیر ایکسچینج پریس صدر بازار راولپنڈی
مین باہتمام سید امام علی شاہ مینیجر کے
طبع ہوا۔

قیمت فی نسخہ ۱۲/   تعداد جلد ۷۰۰

اعلان تیہیۂ تنقیح

چونکہ گورنمنٹ کی توجہات سے پشتو بھی علمی زبان ہورہی ہے۔ اور روز بروز اسکا رواج ہوتا جاتا ہے۔ چنانچہ پنجاب یونیورسٹی کالج کے امتحانات میں بھی وہ داخل کیگئی ہے اور اب کے سال سے سرکاری نورمل سکول میں بھی اسکی تعلیم جاری ہوگئی ہے۔ اور صاحبان یوروپین کیلئے تو اضلاع سرحدیہ میں کئی سال پہلے سے لازمی تھی۔ اور اسکے سیکھنے کا کوئی عمدہ سامان موجود نہ تھا۔ اسلئے یہ کتاب بغرض رفع ضرورات متعلقہ بڑی جانفشانی۔ اور عرقریزی سے تصنیف کرکے شایقین اور قدردانوں کی خدمت میں پیش کیجاتی ہے۔ میں ادعا، اکہہ سکتا ہوں کہ یہہ کتاب بہیئت مجموعی پشتو زبان کے سیکھنے والوںکے واسطے بمقابلہ ان کتابوں کے جو ابتک اس فن میں تصنیف ہوچکی ہیں۔ سب سے عمدہ کتاب ہے ڈاکٹر بلیو۔ وسٹر وُوغن و ریورٹی وغیرہ مصنفین متقدمین کی گرامریں جن میں سے ہر ایک کی قیمت دس پندرہ روپیوں سے کم نہیں۔ ان سب کے مضامین اور مطالب کے علاوہ بہت سی اور مفید باتیں اور عمدہ عمدہ اصول اور کلیات ایسی طرز پر جس سے اس زبان کے استحصال میں کافی مدد مل سکے اس کتاب میں بعبارت اُردو لکھی گئی ہیں تاکہ اسکو پڑھنے سے غیر قوموں کو تو پشتو اور افغانوں کو اردو زبان میں بخوبی مہارت پیدا ہو جاوے۔

شرائط

بیس سے پچاس جلد تک کے خریدار کو دس روپیہ اور پچاس سے سو جلد تک کے خریدار کو بیس روپیہ اور سو سے اوپر کے خریدار کو پچیس روپیہ بحساب فیصدی کمیشن ملے گا۔ اور محصول سب صورتوں میں بذمہ خریدار ہوگا۔

تنبیہ

(۱) جس کتاب پر مصنف کا قلمی دستخط نہوگا وہ مال مسروقہ تصور کیا جاویگا۔
(۲) کوئی شخص اس کتاب کے ترجمہ اور تلخیص اور اختصار اور طبع کا مجاز نہیں۔

فہرست مضامین

سبحانہ ما اعظم شانہ

چونکہ اکثر افسران سول اور ملٹری و منصبداران اہل سیف و قلم و ملازمان اضلاع سرحدیہ و تجار و معاملہ داران
بلا دانتعانہ خصوصاً اُن پنجابی مدرسوں کیلیئے جو نورمل سکول راولپنڈی کا امتحان پاس کر کے ضلع ہزارہ۔
پشاور۔ کوہاٹ۔ بنوں۔ ڈیرہ جات میں افغانوں کی تعلیم کیلیئے مقرر ہو کر جاتے ہیں۔ پشتو زبان کا سیکھنا
اشد ضروریات سے ہے۔ کیونکہ ظاہر ہے کہ کسی قوم کے خیالات اور مطالب کا سمجھنا بغیر اُنکی زبان
جاننے کے متعذر ہے۔ اور تھوڑی دیر کے اندر بڑی سہولت کے ساتھ بوجہ کامل اور صحیح طور پر
کسی زبان خصوصاً پشتو کا جاننا جو ایک وحشی اور غیر مانوس زبان ہے۔ بغیر اسکی گرامر کے
ممکن نہیں۔ اور حالانکہ ابتک پشتو زبان کی کوئی ایسی گرامر جو کہ قابل اطمینان اور تسکین
بخش خاطر مشتاقاں ہو۔ تصنیف نہیں ہوئی تھی۔ کیونکہ مُلّایان افغان جو شرح مُلّا اور
شافیہ ازبر کر لیتے ہیں بسبب کثرۃ الشواذ والنوادر اپنی زبان میں کسی طرح کا اجرا کر کے کوئی
قاعدہ ایجاد نہیں کر سکے۔ اور جو معلّمین صاحبان یوروپین کو امتحانات درجہ ہائی
پروفیشنسی وغیرہ کے لیئے پشتو زبان پڑھاتے رہے۔ اُنہوں نے لیت و لعل سے اپنی
میعاد پوری کر کے بمنخوائے پول گیرو بگریز۔ اس خصوص میں بالکل سعی نہ کی۔ اور

مصنفین یوروپین کو جو زباندانی اور گرامر نویسی کے شائق ہیں ۔ خود ماخذ اور مبادی سلف
یسّر نہوئی جس سے ربط وضبط اور تصرّف وتحرف کے بعد ایک عمدہ کتاب بنا لیتے ۔
ستبرؔ و غنؔ اور ریورتیؔ ۔ کی گرامریں ۔ اور نیز ڈاکٹر بلّیو صاحب کی گرامر جو جنگ
انبیلہ کے بعد ۱۸۶۴ء ایسلادی سے شروع ہو کر دس سال کے عرصے میں بنائی گئی
تھی ۔ وہ سب اُن ہی کے خیالات اور معلومات کے مطابق نہیں ۔ جو اُسوقت کی اقتضا
کے موافق ایک خاص گروہ کی محدود استفادہ کیلئے فی الجملہ کارآمد ہو سکتی نہیں ۔ بعض کم مادہ
اور بے سواد پشتونوں نے جو چند غیر مربوط قواعد قلمبند بھی کئے ۔ تو انکا یہہ حال ہے ۔ کہ
مفعول کی جگہ فاعل اور ماضی مطلق کی جگہ بعید کے صیغے لکھدئے ۔ ؎ نہ ہر کہ سر
تراشد قلندری داند ۔ اسلئے یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو حسب منظوری گورنمنٹ پنجاب نوٹ رمل
سکول راولپنڈی میں پشتو زمینداری کلاس بنائی گئی ۔ اور اسکی تعلیم اور تکمیل بھی حسب
تجویز لالہ ساگر چند صاحب بی ۔ اے سابق انسپکٹر حلقہ راولپنڈی میرے سپرد ہوئی
اور شاگردان بیدار مغز وطالبان مطالب نغز نے ہر ایک لفظ پر علمی تحقیق و تدقیق جو
شرط زباندانی ہے شروع کی تو مینے اس زبان کی گرامر بنانے میں بغرض استحصال
خوشنودی مزاج عالیجناب کرنل ہالرایڈ صاحب بہادر ڈایرکٹر ممالک
پنجاب وتتمیماً لفوائد الطلاب پوری کوشش کرکے بہت تتبع و استقراء اور کمال اقتفا
واقترا کے بعد السنۂ متعارفہ کے اصول کے مطابق حذو النعل بالنعل باضافۂ مباحث مختصّہ
بہا اسکی تکمیل کردی ۔ اس زبان کی گرامر لکھنے کو کچھ ایسی آسان بات نو نہ تھی ورنہ اب تک
بہت لوگ لکھہ لیتے ۔ اور اسکا سبب یہہ ہے ۔ کہ بہت باتیں اس میں اس قسم کی ہیں جو
اسی زبان سے مختص ہیں جنکے اصول بیان کرنے کے لئے بہت کچھہ سوچنا پڑتا تھا ۔ ؎
دلا تو دادہ خود کہ ہیچ آسان نیست ۔ کہ تا بدام در آوردہ ایم عنقا را
یہہ صرف گرامر ہی نہیں ۔ بلکہ اسکے پڑہنے سے پوری زباندانی حاصل ہوتی ہے ۔

تمہید

واضح ہو کہ پشتو زبان کی فروعات اور شعبات اگرچہ اور زبانوں کی نسبت زیادہ ہیں۔ اور بہ اختلاف طبقات وخیلات وحدود وجہات اسمیں فی الجملہ نوعی اختلافات پائے جاتے ہیں۔ لیکن سب سے فصیح اور صحیح اور شستہ زبان جسمیں صاحبان انگریز کے امتحانات ہوتے ہیں اور جسمیں بہت سی علمی اور دینی کتابیں اور قصص اور تاریخیں لکھی گئی ہیں۔ وہ افغانان علاقۂ پشاور یعنی یوسف زائی خلیل ومہمند اور اُن خٹکوں کی زبان ہے جو علاقۂ پشاور میں متوطن ہیں اور یہی اصل اور معتنی بہ شمار کیجاتی ہے۔ افریدی۔ کرباج۔ بنوسی۔ غلجی۔ وزیری وغیرہ اہل جبل وقلل توموں کی زبان نہایت ہی درشت و کرخت اور کلفت وزحمت ہی کیونکہ اسمیں حذف واہمال وقلب وابدال وغرابت ووحشت زیادہ پائی جاتی ہے۔ ولِکُلِّ قَومٍ لُغَۃٌ تَخُصُّھُم لَا یَعلَمُھَا اِلَّا اللہُ۔ مگر چونکہ پہلی پہلی پشتو کی کتابیں خٹکوں کی زبان کہی گئی نہیں۔ اور زیادہ تر ملک خوشحال خاں صاحب دیوان۔ وملک الشعرائی طبقہ افغان کے عہد سے (جو اس زبان کا بڑا مشہور شاعر اور نامی سخنور سعدی ثانی اتہیں سعدی وہومر تہا) اس زبان میں تصنیف وتالیف کا رواج ہوا ہے۔ اسلئے بحکم (اَلفَضلُ لِلمُتَقَدِّمِ) اس زبان کا رسم الخط اور طرز تحریر الی یومنا ہذا افغانان خٹک کے لہجے کے موافق جاری رہا۔ اور تمام متاخرین نے (خواہ اُنکا تلفظ کلیتہً اس کتابت کے موافق نہیں) صرف اپنی کتابت اُنہی اصول اور اشکال مخصوصۂ منقولہ پر مبنی کہ کے بغرض عمومیت وشمولیت للطرفین اسمیں کچھ تصرف نہیں کیا۔ کچھ شک نہیں کہ اگر اسمیں ماخذ اور اصلیت کا لحاظ نہوتا تو یہ تقلید اور تتبع جو من قبیل لزوم مالایلزم ہے۔ چنداں ضروری نہ تھی۔ لیکن چونکہ بمرور دہور ومضی سنین وشہور اب یہ ایک طرح کی اصطلاح ٹہرائی گئی ولا مناقشۃ فی الاصطلاح۔ اسلئے اسکے تغیر وتبدیل میں بھی کوئی فایدہ معتد بہا نظر نہیں آتا۔ بناء علیٰ ہذا ناچار اُنہی اصول کو الآن کما کان مسلم وبر قرار رکھکر تمام رسم الخط اور طرز کتابت اسلاف کے مطابق ہی ہوگا۔ اور اسی پر صحت وتغلیط کا مدار رہے گا۔

رسم الخط افغانی بلحاظ اصلیت و مواقع استعمال حروف مخصوصۃ الشکل

نمبر	نام حروف مخصوص الشکل	افغانی	اردو زبان کے [illegible] حروف	مثال	اصلیت و مواقع استعمال
۱	ټ	ٹ	غټ	تائے معقودہ کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔	
۲	ډ	ڈ	ډک	دال معقودہ کی ״	
۳	ړ	ڑ	لاړ	رائے معقودہ کی ״	
۴	ځ ـ څ	ز	ځای	جسکا اصل جیم تازی افغانی الاصل یا منقول از فارسی ہو۔	
۵	ژ	ج	ژبه	جسکا اصل تلفظ زی ـ (ژ) کا مجموعہ ہو۔	
۶	ږ	گ	بږیره	جسکا اصل ژ افغانی اور کاف عجمی کا مجموعہ تلفظ ہو۔	
۷	ګ	گ	ګکه	عام کاف عجمی کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ اگر آخر کلمہ میں ہو تو اسکی شکل یوں ہوتی ہے۔ ګ	
۸	څ	س ث	څوک	جو فارسی الاصل جیم فارسی ہو ـ یا خاص پشتو لفظ۔	
۹	ښ ٭	خ	خوښ	جو اصل میں فارسی کا شین ہو تفرقہ مابین کیلئے اسکی یہہ شکل ہوتی ہے۔	
۱۰	کښ	کِ	په کښ	اصل میں کِش یعنے دو حرفوں کا مجموعہ ہے۔	
۱۱	ڼ	ن	بانډه	نون غنہ ہے۔ حرف خٹکوں کے لہجے میں یوں لکھا جاتا ہے۔	

حرکات و سکنات و ما یتعلق بہا

(۱) **عامل**۔ وہ ہے جسکے سبب اواخر کلمات میں کچھ تغیر پیدا ہو۔ مثلاً حرف ندا وغیرہ۔

ف ٭ تمام فارسی الاصل الفاظ جن میں شین ہو اور نیز وہ افغانی الفاظ جنکو خٹک شین سے پڑھتے ہیں تو انکو اس شکل سے مکتوب ہونگی۔ نہ یہ کہ جسکا تلفظ خ ہو گا وہ اس سے لکھا جائیگا۔ ۱۲

(۲) **ناصب** - وہ عامل ہے جسکے سبب کسی کلمہ کے اخیر نصب یعنی زبر پڑہی جاتی ہے -

(۳) **اعراب** - وہ حرف یا حرکت ہی جو کسی عامل کے اقتضا سے کسی اسم کے اخیر پڑہی جاوی -

(۴) **ٹکی** - نقطے کو کہتے ہیں -

(۵) **غُوَرْوَندی** - یا **غُورَندی** سکون یا جزم کو کہتے ہیں -

(۶) **پیش** - پیش یا ضمہ کو کہتے ہیں -

(۷) **زُوَر** - زبر کو کہتے ہیں -

(۸) **زیر** - کسرہ کو کہتے ہیں -

(۹) **شدّ** - تشدید کو کہتے ہیں -

(۱۰) **حرکت بین بین** وہ ہی جو حرکات ثلثہ اور سکون چاروں کے بیچوں بیچ ادا ہوتی ہے - اسکا تلفظ نہایت ہی صعب ہے - مثلاً شَل (بیس) کے شین - اور سپُلک (ملکا) کے سین اور پ کی حرکت - اسکی علامت اکثر ایک امزہ یعنے (ء) ہوتا ہی - اور کبھی کچھہ نہیں لکھتے - اسکی نظیریں اُردو اور انگریزی میں بہت ہیں مثلا لفظ پیاز کی (پ) اور لفظ سکول کے سین کی حرکت - یعنے نہ تو پوری حرکت ہی اور نہ سکون کیونکہ ابتدا بساکن محال ہے اسواسطے اکثر لوگ بسبب عدم قدرت ہر ادا جو مستلزم ثقل ہے انکے اول الف بڑہا کر غلط بولتے ہیں -

القاب حروف

اکثر وہ القاب جو عربی اور فارسی میں حروف کیلئے آتے ہیں وہ پشتو میں بھی علی العموم پائی جاتے ہیں مشہور اور متعارف اور عامہ کے بیان کرنیکی یہاں ضرورت نہیں - بالتخصیص جو کسی خاص معنے سے پشتو زبان میں آتے ہیں وہی یہاں بیان کیجاتی ہیں تاکہ لاطائل اطناب نہو - وہ یہہ ہیں -

(۱) **نونِ ترنّم** - وہ نون زایدہ ہی جو بعض صیغوں کے آخر اسجاع اور زیادہ تر مصارع میں بغرض تتمیم وزن لایا جاتا ہے - یہ عربی اشعار میں آتا ہے - مثلاً نون لفظ کوینّ اس شعر میں - ~

دغره لہ سرہ می راھوپ کر بودی لگیادہ شر محان جونیان کوینّ

یہہ نون اکثر مفتوح ہوتا ہے - اور کبھی اسکے آخر (ہ) بھی زیادہ کر دیتے ہیں -
(۲) نون غُنّہ - وہ نون ہے جو اقصائے خیشوم یعنی بینسے میں ادا ہوتا ہی - جیسے لفظ رکو نہہ ہیں
(۳) واو وصل وہ واو مفتوح زایدہ ہے جو خاص ٹھکو نکی بول چال میں بعضے موقع پہ کلمات
کے اوّل آتی ہے - جیسے - وَخہ کاندِ (کیا کرتا ہی) وَچادَ بارہ (رکسکے واسطے) وچاؤ
(رکسکو) وغیرہ ہیں -
(۴) واو جمع - وہ واو مجہول ہی جو بحالت جمعیت آخر اسما لاحق ہوتی ہے - جس صورت میں
جمع کا صیغہ فاعل فعل متعدی ماضی سیاستعمل بحروف متغیرہ ہو شلاً دَ سڑو کار - سڑو
ولیدم میں سڑو کی واو - اصل میں یہہ سڑیو ہی - چنانچہ بعض قومیں اسکو اصل کے
موافق استعمال کرتی ہیں -
(ف) یہہ واو جس حالت میں کہ اسم آخر ہائی مختفی ہو منفرد لکھی جاتی ہے - اور تب اسپر ایک
ہمزہ بھی زور کیلئے لگایا جاتا ہے شلاً دَجملۂ وخلفو - دھمہ وُ وار و -
(۵) واو تجرید - وہ واو مضموم ہی جو استمراری صیغوں پر داخل ہو کر اُنکو مجرّد اور موقت
بنا دیتی ہے - جیسے کورہ اور وکورہ -
(۶) واو الحاقی - وہ واو مضموم ہی جو اکثر افعال پر بغیر زیادت کسی خاص معنے کے زاید ہو کر
جزو بالاینفک بنجاتی ہے جیسے ولید - وُکوت - وغیرہ ہیں -
(۷) ھائے خفی - وہ ساکن ہ ہے جسکی پہلی حرکت بین بین ہو جیسے خرہ (بہت سر
گدہے) غلۂ (بہت سے چور) وغیرہ ہیں -
(ف) اسمیں اور ہائے مختفی میں یہہ فرق ہی کہ اُسکا ماقبل مفتوح ہوتا ہے - جیسے لفظ
تخہ - اور بنخہ - ہیں -
(۸) یائے مُلیّنہ - وہ یائے ساکن ہی جسکا ماقبل مفتوح ہو اور نرم پڑہی جاوے - جیسے لفظ
(کتا) اور سَرَیْ (آدمی) کی (ی) -
(۹) یائے مثقلہ - وہ یائے مشدد ہی جسکا ماقبل مفتوح ہو اور زور سے پڑہی جاوے - امتیاز کیلئے

کبھی اُسپر ایک امزہ بھی لکھا جاتا ہے شلاً لگئ (دُم) سپئ (کتیا) کی (دی)
(۱۰) حرف مُبْهَم وہ حرف ہی جسپر حرکت بین بین ہو۔ اِسکی علامت اکثر ایک امزہ ہوتا ہے شلاً څټ (گردن) مَټ (بازو) کے پہلے حروف۔

بحثِ اسم

معرفہ و نکرہ

معرفہ کی علامت دَغَه۔ هَغَه۔ دا۔ اور نکرہ کی څوک۔ څا۔ څه۔ ہی شلا دغه سړی۔ هغه هلك سے خاص آدمی اور معین لڑکا مراد ہی۔ اور چا سړی ویلی دی۔ کسی شخص نے کہا ہی۔ څوك سړی به وی (کوئی آدمی ہوگا) څه څیز خودی۔ (کچھہ چیز تو ہے) ان سے غیر معین شخص اور چیز مراد ہوتی ہے۔

(ف) ۔هیڅ۔ نُور۔ هر۔ بل۔ نور۔ جو کلمات عمومیت ہیں اکثر اسمائے نکرہ پر زیادہ کیجاتی ہیں۔ شلاً هیڅ څوك نه وائی (کوئی بھی نہیں کہتا) هیڅ څیز نه لرم (کچھ چیز بھی نہیں رکھتا ہوں) هیچا نه وایم (کسیکو نہیں کہتا) هیڅوك اور هیچا اصل میں هیڅ څوك۔ اور هیڅ چا ہی هر څه شته (سب کچھ ہے) بل څوك څو نه وائی (اور کوئی نہیں کہتا) نور څه خو نه لرم۔ (اور کچھہ تو میں نہیں کہتا) فرق یہہ ہے۔ کہ هیڅ۔ خاص نفی میں مستعمل ہوتا ہی۔ اور هر۔ زیادہ اثبات میں۔ اور بل مفرد میں۔ اور نور۔ جمع میں۔

مضمرات

ضمایر فاعل

واحد غایب	جمع غایب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
هغه	هغوی	ته	تاسو	زه	مونږ
وہ	وہی	تو	تم	میں	ہم

(ف) جب ضمیر فاعلی کسی فعل ماضی متعدی کا فاعل ہو تو خاص اس صورت میں بجائے هغه نه - زه کے هغه بہائی خفی - تا - ما - سے مستعمل ہوگا اور نیز اسی صورت میں واحد غایب مونث کے لئے هغی بولا جائے گا - مثلاً

هغه	زید -	ووهلو	مارا
هغی		وهلی دی	مارا ہے
تا		وهلی وه	مارا تھا
ما		وهلی به وی	مارا ہوگا

وغیرہ

ضمایر منفصلہ مفعول

واحد غایب	جمع غایب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
هغه نه -	هغوی نه -	تا نه -	تاسو نه -	ما نه -	مونږ نه
〃 له -	〃 له -	〃 له -	〃 له -	〃 له -	〃 له
اسکو	اُن کو	تجهه کو	ہم کو	مجهه کو	ہم کو

(ف) جب ضمیر مفعول کسی فعل ماضی متعدی کا مفعول واقع ہو تو اسوقت خاص بجائے هغه بہائی خفی - اور تا - اور ما - کی هغه بہائی مختفی - اور نه - اور زه - بولیں گے - اور اُن کے ساتھ علامت مفعولیت یعنے نه - اور له - اِس حالت میں ہرگز نہیں آئیگی - مثلاً

	هغه	ووهه	اُس کو مارا
زید	نه	ووهلی	تجهکو مارا
	زه	ووهلم	تجهکو مارا

ضمایر متصلہ مفعول

مطلق غایب	مطلق مخاطب	مطلق متکلم
وژ -	در -	را

(۱) یہ تین لفظ جب لازم صیغوں کے ساتھہ مستعمل ہوتے ہیں تو ظرفیت اور جانب کا معنے دیتے ہیں جیسے وَرتلل اُسکی طرف جانا۔ دَرتلل تیری طرف جانا۔ راتلل میری طرف آنا۔ وغیرہ۔

(۲) متعدی صیغوں کے ساتھہ مفعول کی ضمیریں ہوتی ہیں۔ جیسے وَربخښل اِسکو کوئی چیز بخشنا۔ دربخښل تمکو بخشنا۔ رابخښل مجھے بخشنا۔

(۳) کبھی جزو کلمہ ہوکر پھر بھی مفعولیت اور ظرفیت کا فایدہ دیتی ہیں۔ جیسے کَوُل کا معنے کرنا ہے اور بانضمام اِن ضمیروں کے اِسکا معنے دینا ہو جاتا ہے۔ اِلّا ہر ایک کی خصوصیت کے لحاظ سے اِس کے معنے میں فرق آتا جاتا ہے جیسے ورکول۔ اُسکو دینا۔ راکول مجھے دینا۔ درکول تجھے دینا۔

(۴) کبھی۔ انکو مخفف کرکے مفعول کی علامت یعنے تہٗ ۔ لَہٗ لگا کر یوں کہتے ہیں۔

وَله - وَته	درله - درته	راله - راته
اُسے	تجھے	مجھے
اُنہیں	تمہیں	ہمیں

(۵) راله۔ کی جگہ فقط لفظ لاله بھی بر سبیل ترادف مختصۃ المحل استعمال ہوتا ہے۔

ضمایر اضافیہ منفصلہ

واحد غایب	جمع غایب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
دَهَغه	دهَغوی	ستا	ستاسو	خما	خمونږ
		دَتا	دتاسو	دَما	دَمونږ
اُسکا	اُنکا	تیرا	تمہارا	میرا	ہمارا

(۱) دَهَغه۔ یہاں خفی پڑہا جائیگا۔ صرف یہہ ہی صیغہ مذکر کے لئے ہے۔ فقط اِسکی جگہ مؤنث کے واسطے دَهَغې مستعمل ہوگا۔ اور باقی سب صیغے مشترک ہیں۔

(۲) نمبر (۲) کی ضمیریں یعنے جو مخاطب و متکلم کے واسطے دَ کے ساتھہ مستعمل ہوتی ہیں۔ وہ صرف افریدیوں اور خٹکوں سے مختص ہیں۔

ضمائر اضافیۂ متصلہ

جمع مخاطب و متکلم معاً	واحد مخاطب	واحد متکلم	مطلق غایب
مُو ۔ مُه ۔ مُ	(۱) دِي	(۱) مِي	(۱) ئې
	(۲) دِ	(۲) مِ	(۲) ي

ضمائر منفصلہ اضافیہ تو مضاف پر متقدم ہوتی ہیں۔ مثلاً دهغه کار۔ اُسکا کام وغیرہ اور متصلہ موخر آتی ہیں جیسے کار مِ۔ میرا کام۔ کار د۔ تیرا کام۔ وغیرہ۔

ضمائر متصلۂ فاعل

جو متصل ضمیریں اضافی ہیں وُہی ضمائر متصلہ فاعلیہ بھی ہیں۔ مثلاً زید مِ وُنیوه۔ میںنے زید کو پکڑا) آس يِ وركړ۔ اُسنے گھوڑا دیدیا۔ عُمر دِ وُلید۔ تونے عمر کو دیکھا۔ وقس علے ہذا۔

(ف) انکا تسمیہ بضمائر متصلہ صرف عربی کے تتبّع اور اختصار اور عدم استحصال مطلب براسہ کے لحاظ سے ہے۔ ورنہ جیسا عربی اور فارسی میں اُنکا اتصال ہوتا ہے ویسا یہاں نہیں۔

ضمیر مشترک

پشتو زبان میں لفظ خپلَ۔ یا خُپلَ۔ بھی علے سبیل الاشتراک ضمیر کی جگہ استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح کہ فارسی میں لفظ خود۔ اور اُردو میں لفظ اپنا آتا ہے الّا خپلَ زبر سے حالت فاعلیت میں اور سکون سے حالت اضافی میں آئیگا مثلاً زید نن خپل راغی۔ زید آج خود آگیا۔ بکر خپل کار وکړ۔ بکر نے اپنا کام کیا۔

حالت مفعولی میں خاص اِس لفظ کی جگہ ځان مستعمل ہوگا جیسے ته ځان وژنی تو اپنے آپ کو مارتا ہے۔ مونث کے صیغوں کے لئے خاص لفظ خپل کے آخر ہائے تانیث زیادہ کرکے

خپله کہینگے۔

اسماءِ اشارات

	واحد	جمع
قریب	دا - ده - دَی - دِي - دَغه	دَيُّ - دُوی
بعید	هغه - هغې -	هَغوئ - هَغیُّ

(۱) دا - عام ہے - مطلق اشیاء اور ذی روح مذکر اور مونث واحد اور جمع سب کیلئے آتا ہے - مثلاً
دا سړی - دا ښځه - دا لړکی - دا سپی - دا سړی - دا ښځې - وغیرہ -
(۲) ده - دَی - بہائے خفی - ویائے ملیّنہ - یہہ دونو بحالت حذفیّت مشارٌ الیہ مستعمل ہوتے ہیں -
لیکن خاص مذکر ذی عقل کے لئے آتے ہیں - مثلاً ده و وهلم (اس شخص نے مجھے مارا)
دی ناجوړ دَي (یہہ بیمار ہے) اُنکے مقابلے میں مونث کیلئے ده کی جگہ دِې - اور
دَی کی جگہ دا مستعمل ہوگا جیسے دا وائی یہہ عورت کہتی ہے - دِي وَیلّی دي -
اس عورت نے کہا ہے -
(۳) ده اور دَی میں فرق یہ ہے کہ ده - (هغه - تا - ما - چا - کی طرح
صرف فاعل فعل متعدّی ماضی کیلئے - اور نیز حروف مغیّرہ کے ساتھ مستعمل ہوتا ہے - اور
باقی حالتوں میں عموماً دَی آتا ہے -
(۴) جب مشارٌ الیہ مذکور ہو تو مذکر اور مونث دونو کیلئے بحالت فاعلیّت فعل ماضی متعدّی
دِي - بیائے مجہول آتا ہے - مثلاً دِي سړي وُوِ (اس شخص نے کہا) دِي
ښځې وُلید - (اس عورت نے دیکھا)
اور بصورت لزوم وغیرہ ونیز مطلق حال و مستقبل میں - مذکر مونث دونو کے لئے - دا
آیا کرتا ہے - (۵) هغې مونث کیلئے آتا ہے - اور هغه مذکر کے واسطے -
(۶) محل تشبیہ میں داسی (ایسا) هَسی (ویسا) بولتے ہیں - اصل میں هغه سے تہا -

موصولات

خوک چه - جو کوئی - کم چه - جونسا - چا چه جس کسی نے - څه چه - جو کچھ

هرڅوك - جو کوئی کہ - هرڅه - جو چیز -
اِنکا استعمال بعینہ - حروف استفہام کیطرح ہی جنکی تفصیل ابھی آتی ہے -

اسم استفہام

(۱) څوك - (کون) - چا - (کسنے) - څه (کیا) یہہ تینوں تعین ذات کے سوال کے محل میں آتے ہیں - اِلّا پہلے دونو ذی عقل کے واسطے - اور تیسرا اشیا اور غیر ذی عقل کے لئے بولا جاتا ہے مثلاً څوك سړی دی (کون آدمی ہے) چا ویلي دي - کسنے کہا ہے - څه څيز دي - کیا چیز ہے - کبھی څه - حقارت کے موقع پر ذی عقل کے لیے بھی بولا جاتا ہے - مثلاً دا څه سړی دی - یہہ کیا آدمی ہے یعنے کسی کام کا نہیں - کبھی جملوں کے اخیر میں بھی آتا ہے جیسے ړوند ئی څه - کیا تو اندھا ہے -

(ف) چا - اور څوك - میں یہہ فرق ہے - کہ پہلا بحالت فاعلیت فعل ماضی متعدی اور حروف مغیّرہ - یعنے (حروف جارہ - وعلامات مفعول - وحرف اضافت وغیرہ) کے ساتھ استعمال ہوتا ہے - اور دوسرا باقی حالتوں میں - ورنہ غلط ہوگا - مثلاً دَچا آس - چا ته وائی - چا ویلي دي - ایسے مواقع پر څوك نہیں استعمال ہو سکتا - نیز چا کا مستفہم منہ مذکور نہیں ہوتا - اور څوك کا ہوتا ہے -

(۲) کُم بصیغہ مذکر اور کُمه بصیغہ مؤنث (ہردو بحرکت بین بین) عام تعین کے لئے آتے ہیں - اور اُنکے ساتھ مستفہم منہ اکثر مذکور ہوا کرتا ہے - جیسے کم سړی - کونسا آدمی - کمه ښځه - کونسی عورت - کم کانړی - کونسا پتھر - کمه لښته کونسی چھڑی -

کبھی یہہ لفظ مکان کے لئے بھی آتا ہے جیسے هغه کم دی - یعنے وہ کہاں ہے -
جس جگہ کہ انسان کے سوا اور کسی حیوانات کی تعین ذات سے سوال ہو - یا چا کے مشار الیہ کے مذکور کرنیکی ضرورت پڑے تو اِن دونو صورتوں میں کم کا لانا فصیح ہوگا - مثلاً (کم سړي ته وائی کم خر آخلي) بہ نسبت چا سړی ته وائی اور څه خر آخلي - کی فصیح ہے - بلکہ یہی صحیح

اور وہ غلط ہے۔

(ف) - لفظ څه کے ساتھ جب مُستفہم منہ مذکور نہو۔ تو اس صورت میں فعل اور کلمہ ربط۔ ہمیشہ بصورت جمع ہوگا۔ جیسے څه دي۔ کیا ہے۔ څه وُو۔ کیا تھا۔ اور اسیطرح لفظ بنه اور بد و ما ئیشا یہما جب انکے ساتھ موصوف مذکور نہو۔ اور نیز تمام مصادر۔ مثلاً بنه دِ کړي دي۔ تونے اچھا کیا ہے۔ لوستل گران دي۔ پڑھنا مشکل ہے۔

(۳) څو۔ استفہام تعدادی کے لئے آتا ہے۔ جیسے څو کس۔ کتنے آدمی۔
اسکے مستفہم کے خر اگر غیر حروف علت و ہائے مختفی وخفی ہو۔ تو زبر پڑھی جاتی ہے۔
نیز اسکا مستفہم ہمیشہ جمع یا اسم جمع ہی ہو گا۔

(۴) څومره۔ مطلق مقدار کیلئے۔ جیسے څومره غواړې۔ کتنا مانگتا ہے۔

(۵) کَله۔ زمانے کے لئے جیسے کله به راشې۔ کب آئیگا۔

(۶) چرته۔ مکان کے لئے آتا ہے جیسے چرته زې۔ کہاں جاتا ہے۔

(۷) وَلې۔ څله۔ سببیّت کے واسطے جیسے وَلې راغلې۔ تو کیوں آیا۔ څله زې کیوں جاتا ہے۔ څله۔ اصل میں څه له تھا۔

(۸) څنګره۔ کیفیت کے محل پر آتا ہے جیسے څنګره دي۔ کیسا ہے۔ اصلمیں څه رنګه کا مقلوب ہے۔

اسم تصغیر

تصغیر کی علامتیں یہ ہیں۔

(۱) ی۔ لیّنہ جیسے خانک سے خانګی (گُنڈالی) کنډول سے کنډولی (پیالی) هلک سے هلکی۔ بچونگڑا وغیرہ۔ اِس یائے لیّنہ کو ثقیلہ بنانے سے مُونث کا صیغہ بنجاتا ہے۔

(۲) ړي۔ بیائے ثقیلہ مونث کے لئے مثلاً کوزہ سے کوزړيّ (چھوٹا کوزہ) کنډو سے کنډوړيّ (چھوٹا بھڑولا)۔ اور یائے لیّنہ سے مذکر کا صیغہ بنجاتا ہے۔ مثلاً خس سے خسړی (چھوٹا تنکا)۔

کبھی اس علامت کے پہلے نون غنہ لگا کر نڑی بولتے ہیں۔ مثلاً کوزنڑی۔ کوہنڑی۔ خسنڑی وغیرہ۔

(۳) کی۔ جیسے منب وس سے منب وسکی۔ چھوٹی پگڑی۔ کٹ سے کٹکی (کھٹولا) چھوٹی چارپائی۔ کور سے کُورکی (چھوٹا گھر) اسمیں (ر) پر زبر بھی پڑھی جاتی ہے۔ مونث کے صیغوں کیلئے (ی) مشددہوجاتی ہے۔ مثلاً نتہ سے نتکی۔ (نتھڑی) اور پوزہ سے پوزکی (چھوٹا ناک) سپرہ سے سپرکی (چھوٹی جوں)

(۴) وکی۔ جیسے تہتو سے تہتوکی (ٹٹوا) کافر سے کافرکی۔ جولا سے جولاکی۔ ھندو سے ھندوکی۔ یہہ تصغیر سب حقارت کی غرض سے ہے۔ مونث کے صیغے کے واسطے (ی) کو مشدد کردیتے ہیں جیسے کوٹھ سے کوٹکی (کوٹھری) اور کٹ سے کٹکی (چھوٹی چارپائی)۔

(۵) وٹی۔ اخیر میں حرف علت ہو تو حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے سڑی سے سڑوٹی (مردوا) لڑکی سے لڑکوٹی (چھوکری) مَنکی سے منکوٹی (ٹھلیا)۔ مونث کیواسطے (ی) مجہول کر دیتے ہیں جیسے جنی سے جنوٹے (چھوٹی لڑکی)۔

(۶) وڑی۔ وری جیسے ھلک سے ھلکوڑی (بچونگڑا) مَرک سے مَرکوری (چوہے) کلب سے کلبوری (برّہ)۔ چرک سے چرکوڑی (چوزہ) اِلّا بز سے بزکوڑی (بکروٹا) خلاف القیاس ہے۔

(۷) وکی۔ جیسے ډنډ سے ډنډوکی۔ (ڈھٹرا) وڑ سے وڑوکی (بچونگڑا) ھډ سے ھډوکی۔ (چھوٹی ہڈی) مونث کیواسطے (ی) مجہول ہوجاتی ہے۔ مگر چاڑہ سے چڑوکی خلاف القیاس ہے۔

(۸) کوٹی۔ بیائے ملینہ مثلاً خلمی سے خلمی کوٹی (نوجوان)۔

اسم آلہ

اسکے لئے کوئی خاص قاعدہ نہیں صرف سماع پر موقوف ہے۔ کبھی مفرد ہوتا ہے۔ کبھی مرکب مستعمل

ہوتا ہے - اسکے چند مشہور اسماء ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

لغړئ -	اُکھلی	رنبی -	کھرپا
مُولئ -	مُوسل	لُور -	درانتی
اوړګوړئ -	کڑنا - چمٹا	غلبیل -	چھلنی
بناخئ -	ترینگل	تبخی -	تابہ
یوم -	کہی - بیلچہ	مچخنه -	گوپیا
دانه‌چ -	دہشنک	لته -	کھڑکی
سنکئ -	ہارتوڑ	پرنوغابن -	ازاربند
ډبلئ -	سنگلی - بلٹ		

اسم ظرف

ظرف کے صیغے دو طرح کے ہیں - مکانی - اور زمانی - ہم ہر ایک کے مشہور اور ضروری اسماء ذیل میں لکھتے ہیں -

ظروف زمان

اوس -	اب	لا -	ابھی - ابتک
پخوا -	پہلی	بیگا شپه - نیره شپه -	دی شب
بیا - پسننه - ورستو -	پھر	صبا شپه -	کل رات کو
نن -	آج	بیگا -	شام
پرون -	دیروز - کل	سحر -	فجر
اوږمه ورځ -	پریروز	ماښختن -	وقت نماز خفتن
لااوږمه ورځ -	پس پریروز	شومه دم -	لوگ سونے وقت
صبا -	فردا - کل	نیمه شپه -	آدھی رات
بل صبا -	پس فردا	پیشمنی -	سحری

سحر مال - علی الصباح	
نمرخاته - سورج نکلنے وقت	
څاښت - دس بجے دن کے	
غرمه - دوپہر	
ماسپښین - نماز پیشین	
ماز یگر - نماز دیگر -	
نمر په غرغره } نمر پریوانه } سورج ڈوبتے وقت	
نماښام - نماز شام	
لرغونی - دوخته (وختی) } سویرے	
ناوخته - دیر سے	
پله پسی - پے در پے	
تل - ہمیشہ	
چری - کله - کبھی	
کله نه کله - کبھی نہ کبھی	
هر کله - ہمیشہ	
هاله - تب - اُس وقت	

فصول اربعہ

سپرلی - پسرلی - بہار

منی - خریف

اوړی - تابستان

ژمی - جاڑا

ایام اُسبوع

خالی - شنبہ

اتوار - یکشنبہ

ګل - پیر - دوشنبہ

نهی - سہ شنبہ

د شروع ورځ - چہار شنبہ

د زیارت ورځ - پنجشنبہ

جمعه - ادینه - جمعہ

اسمائے شہور

(د میاشتو نامې)

قمری

(۱) حسن حسین - محرم

(۲) ګل تسکره - سپره - صفر

(۳) وړنئ خور - ربیع الاول -

(۴) دویمه خور - ربیع الثانی

(۵) د ریمه خور - جمادی الاولے

(۶) څلورمه خور - جمادی الاُخرے

(۷) بزرګه میاشت } دخدائی میاشت } رجب

(۸) شوقدر - شعبان

(۹) روژه - رمضان -

(۱۰) وړوکئ اختر - شوال

(۱۱) میانه - خالی - ذی القعدہ

(۱۲) لوئی اختر - ذوالحجہ

شمسی

۱ وساک - بیساکھ - اپریل

۲ جیټ - جیٹھ - مئی

۳ هاړ - اساڑھ - جون

۴ پشکال - ساون - جولائی

۵ بادرو - بھادوں - اگست

۶ آسو - آسُن - ستمبر

۷ کتک - کاتک - اکتوبر

۸ مګر - آگھن - نومبر

۹ پوه - پوس - دسمبر

۱۰ مانه - ماگھ - جنوری

۱۱ پکنړ - پھاگن - فروری

۱۲ چیتر - چیت - مارچ

سنین

کال - سال

سږکال - اب کے سال

پرُوسکال - پرار - سال گزشتہ

اوړم کال - پرپرار تیسرے سال

دمخی کال - بل کال - اگلے سال آئندہ سال

کالوسر - سال بھر

سر د کال - ابتداہی سے

ظروف مکان

جهات سِتّه

پورته - پاس لاندِ - اوپر

ښکتّه - کوز - باندِ - ښکی - نیچے

مخکی - وړ اندِ - آگے

ورستو - په شا - پیچھے

ښی لاس - دائیں ہاتھ

کینړ طرف - ګس لاس - بائیں ہاتھ

حدود اربعه

قبله - نمر پریوانه - مغرب - پچھم

مشرق - نمر خانه - مشرق - پورب

قُطب - شمال - اُتر

سُهیل - جنوب - دکن

دلته - دلي - هیسته - یہاں

هلته - هورِي - هورته - وہاں

دَننه - اندر

بهَر - باہر

چاپیره - اردگرد

خوا وشا - آس پاس

لرِی - دور

نژدی - نزدیک

هیسته -	ادہر
وریسته -	اُدہر
څخه -	پاس
لیرته -	دور
هرچیرته -	ہرجگہ
چیرته -	کدہر
هیچرته -	کسی جگہ
دِی لوری -	اسطرف
دِی خوا -	״
دِی پلو -	״

اسم تفضیل

کلمات ذیل کے لگانیسے تفضیل کے معنے پیدا ہوتے ہیں - ډیر - زخت - بی شانه - بیحده - بلا - کاپر - غټ - کته - لوئی - آفت جیسے کافر ملادی - یعنے بڑا ملّا ہے -

اسم صوت

ہر چیز کی آواز کیلئے الگ نام ہی - الّا اکثر اسمائے اصوات کے اخیر لفظ هار ہوتا ہی -
مثلاً

شرنګهار -	روپیوں کی آواز
شرقهار -	تلواروں کی آواز
شرپهار -	پانی کی آواز
کړکهار -	کھڑکنے کی آواز
غپهار -	بھونکنے کی آواز
ډزهار -	مارنیکی آواز
ډبهار -	ٹھکوڑنے کی آواز
شنرهار -	زیوروں کی آواز
خړپهار -	کاٹنے کی آواز
ټم هار -	بکنے کی آواز

اسم عدد

یو -	۱
دوه -	۲
دري -	۳
څلور -	۴
پنځه -	۵
شپږ -	۶
اوه -	۷
آته -	۸
نهه -	۹
لس -	۱۰
یولس -	۱۱
دولس -	۱۲
دیارلس -	۱۳

څوارلس-	۱۴
پنځه لس-	۱۵
شپاړس-	۱۶
اوه لس-	۱۷
اتلس-	۱۸
نولس-	۱۹
شل-	۲۰
یو ویشت-	۲۱
دوه ویشت-	۲۲
درویشت-	۲۳
څلیرویشت-	۲۴
پنځه ویشت-	۲۵
شپږ ویشت-	۲۶
اوه ویشت-	۲۷
اته ویشت-	۲۸
نهه ویشت-	۲۹
دېرش-	۳۰
څلویښت-	۴۰
پنځوس-	۵۰
شپیته-	۶۰
اویا-	۷۰
اتیا-	۸۰

نوي-	۹۰
سل-	۱۰۰
زر-	۱۰۰۰
لک-	۱۰۰۰۰۰
کروړ	۱۰۰۰۰۰۰۰

(۱) یو کی مونث یوه- ہے- اور باقی تمام اعداد مذکر اور مونث کے لئے مشترک ہیں- مثلاً دوه سړي- دوه ښځې وغیره

(۲) شل- کا لفظ مونث ہے اسلئے اسکی جمع شلې- بزیادت یائے مجہول آتی ہے- جیسے دوه شلې سړي- درې شلې ښځې-

(۳) سل کی جمع لفظ سو کے اخیر ہائے مختفی یا صرف ایک زبر کے زیادہ کرنیسے بنجاتی ہے- اور اسطرح زر- اور لک اور کروړ کی جمع بنتی ہے جیسے دوه- سوه درې زره- څلور لکه- پنځه کروړه وغیره-

(۴) منتهی الجموع میں شل اور زر کے آخر لفظ گونه یا گون- اور سوه (بجائے شل) اور لک اور کروړ کے اخیر ونه- یا ون لگاکر شلگون- بیسوں زرگون- سوون- سیکڑوں- لکون

لاکھوں - کروڑوں - کروڑوں - کہتے ہیں -

(۵) تمام اعداد اور معدودات کے آخر باستثنائے لفظ یَوْ اور یوی - حروف مغیّرہ (یعنی حروف جارہ - وحرف اضافت - وحالت ندا - وبعض ظروف کے ساتھ ونیز بصورت فاعلیت فعل ماضی متعدی کے واو مجہول زیادہ کیجاتی ہے - اسوقت اخیر میں ہائے مختفی ہو - تو گر جاتی ہے - مثلاً

لسو کسوو وهلم - دس آدمیوں نے مجھے مارا - پنځو سوو ملکا نوله سبق ورکړه - شپیتو ورځو کښ به ووکړم - شلو سړو ولیدم - په سوو نو خلق راغله - دوو شلو کسو کاردي - زرګو نو ئ پاره نه دي - اي اتلسو ښځو راتولي شئ -

(۶) صفت عددی میں مذکر کے لئے یَوْ سے وُړُوَنْیَ (پہلا) اور مونث کیلئے وُړُوَنْیَ (پہلی) بہائے متقلہ - اور باقی اعداد کے آخر مذکر کیلئے میم ماقبل حرکت زبر بڑھا دیتے ہیں - اگر اخیر میں ہائے مختفی ہو تو اسوقت گر جاتی ہے - اور دوہ میں میم سے پہلے یائے ملینہ بھی زیادہ کیجاتی ہے - مونث کیواسطے مذکر کے صیغے کے آخر ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں - جیسے دُوَیم - دوسرا - دریم - چوتھا - لسم - دسواں الخ دُوَیمه - دوسری - دریمه تیسری الخ

(۷) تاکید عددی کے لئے مطلقاً یو میں یواځي (اکیلا) کہتے ہیں - اور باقی اعداد کے آخر لفظ واړه - لگا دیتے ہیں - جیسے دواړه (دونوں) دري واړه - (تینوں) الخ

(۸) اضعاف کے لحاظ سے یَوْ شنوَیْ (اکہرا) ئبرغ - دوہرا - دري برغ (تہیرا) - خلور برغ - چوہرا - بولا جاتا ہے - اس سے زیادہ مستعمل نہیں -

(۹) مقابلے کیلئے یوپه یو - برابر - یوپه دوه - دو چند - یو په دري - سہ چند الخ بولا جاتا ہے -

(۱۰) کسور میں پاو - یا خلورمه برخه $\frac{1}{4}$ - نیم - نیمی - $\frac{1}{2}$ - دریمه برخه $\frac{1}{3}$ - دري پاوه $\frac{3}{4}$ پاو باندې یو - $1\frac{1}{4}$ یونیم $1\frac{1}{2}$ پاو کم دوه - $1\frac{3}{4}$ بولا جاتا ہے -

اسم منسوب

صفت نسبتی کلمات و علامات ذیل کے لگانے سے بنائی جاتی ہے۔

(۱) یالَی ۔بیائے بلیّنہ جیسے جنگیالَی ۔لڑاکا۔ ننگیالی ۔غیرت والا۔ توریالي ۔تلوار یا بہادر زغریالي ۔ زرہ پوش وغیرہ۔ اسوقت اسماء کی اخیر کی ہائے مختفی گرجاتی ہے۔

(۲) جَن ۔ژن جیسے غمجن غمگین ۔کبرجن متکبر ۔مکرجن فریبی وغیرہ۔ اسوقت بھی اخیر ہائے مختفی گرجاتی ہے جیسے اوبہ سے اُوبجن ۔آبگین ۔تبہ سے تبجن بخار والا۔

(۳) مَن ۔جیسے دولتمن دولت والا۔ سودمن فایدہ والا۔ خوږمن ۔ہمدرد۔

(۴) ناك جیسے زیمناك ۔سیلی زمین ۔سلیخناك چھٹنے والی چیز۔ بُویناك بودار وغیرہ

(۵) ن ۔جیسے پمَن ۔کوڑھا۔ کرمن ۔کرم خوردہ خیچن ۔میلا کچیلا۔ خیرن ۔چرک آلود۔ اخیر میں (ی) ملیّنہ یا ہائے مختفی ہو تو نسبت کیوقت گرجاتی ہے جیسے چنجَی سے چنجن (یعنی کرم خوردہ چیز)۔

(۶) نَی ۔بیائے ملیّنہ جیسے صبانَی فجر والا۔ بیگانَی رات والا۔ مخکینی اگلا۔ پُخوانی پہلا۔ خکیني نچلے ملک کا رہنے والا۔ پورتنَی اوپر والا۔ پاسنی اوپر لے ملک کا باشندہ ۔پرونَی کل کی چیز۔ ننَی آج والے۔

(ف) بعضے اسماء میں بغرض تخفیف بعضے حروف کو جیسے پروَن کا نون اور پورته کی ہ۔ اور سل کلنی (سو برس کا) کی سل کا لہ ۔کا الف حذف کر دیا گیا۔ ٭

(۷) یَ ۔بائے ملیّنہ جیسے کابلَی ۔کابل والا۔ پیښوَرَی پشاور والا وغیرہ۔

(۸) وال ۔جیسے بنیروال ۔بنیر کا باشندہ ۔یا احمق ۔ چملہ وال ۔چملہ کا باشندہ۔ بائی والَ ۔پتی دار۔ شریک ۔ وغیرہ

(ف) یہہ اکثر علامتیں مذکر کیلئے ہیں۔ مونث کیواسطے جب اسم منسوب کے آخر (ي) ملیّنہ ہی بجائے اسکے

٭ اس علامت کا ما قبل اگر غیر حرف علت ہو تو مفتوح ہو جاتا ہے جیسے پاسنی میں اور ہائے مختفی یا واو مجہول ہو تو حذف ہو جاتی ہے جیسے میږہ سے میږنی ۔ستیلی ماکا بیٹا۔ اور ورستو سے ورستني۔ ۱۲

بلسئے منقلہ اور بعض صورتوں میں لفظ (نرہ) بنون غنہ لگا دو۔ اور باقی صورتوں میں صرف اخیر میں ہائے مختفی بڑھا دو۔

اسم مصدر اقسام و علامات

مصدر کی عام علامت پشتو زبان میں ل ہے جیسے راتلل۔ آنا تلل۔ جانا۔ کتل دیکھنا وتل نکلنا وغیرہ۔

اس زبان میں بھی اردو اور فارسی کیطرح مصدر تین قسم پر ہے (۱) وضعی جو اصلیں اسی معنے کیلئے بنایا گیا ہو۔ اسکی مثالیں صدر میں گذر گئیں۔ (۲) ترکیبی جو کسی اسم یا صفت کے آخر متعدی کیلئے لفظ کول بمعنے کرنا اور لازم کیواسطے لفظ کیدل۔ بمعنے ہونا۔ کے لگانیسے بنجاتا ہے جیسے پخلا کول راضی کرنا۔ اور پخلا کیدل راضی ہونا وغیرہ۔ کبھی کول کی جگہ صرف لفظ ول اور کیدل کی جگہ یدل لگا دیتے ہیں۔ اور یہی بغرض تخفیف زیادہ مستعمل ہوتا ہے جیسے غوړیدل چرب ہونا غوړول۔ تہند اکرنا۔ چکنا کرنا۔ جو لفظ غوړ بمعنی چربی سے بنایا گیا ہے (۳) جعلی۔ جو علامات مذکورۃ المصدر کے بغیر اور کسی علامت منجملۂ علامات مخصوصۂ مفصلہ ذیل کے لگانیسے مصدری معنے پیدا کرتا ہے جیسے زړه ورتیا۔ دلیری۔ ناجوړتیا بیماری۔ زړه ورتوب۔ دلیری۔ سړی توب۔ آدمیت وغیرہ۔

کل مصادر وضعیہ و ترکیبیہ کثیرۃ الاستعمال تو بترتیب حروف ہجا کتاب کے اخیر میں مندرج ہیں۔ یہاں ہم مصادر جعلیہ کے بنانیکے قواعد لکھتے ہیں۔

علامات مصدر جعلی

(۱) توب۔ جیسے مینتوب عاشق ہونا۔ کافر توب کافر ہونا وغیرہ۔

اخیر میں یائے لینہ ہو تو معروف ہو جاتی ہے جیسے سړی توب۔ آدمیت۔ ځلمي توب جوانی طولانی اسم کے اخیر کی (ی) بالکل حذف ہو جاتی ہے جیسے لیونی (باولا) سے لیونتوب دیوانگی۔ مړنی (دلیر۔ بہادر) سے مړنتوب۔ خربیتی۔ سرکوزی۔ سرتیتی (ہمسر بمعنی سودرخزیر) سے خربیتتوب۔ سرکوزتوب۔ سرتیتوب

آتا ہے۔

(۲) تیا۔ جیسے ناجور (بیمار) سے ناجورتیا۔ کمزور سے کمزورتیا۔ کمبخت سے کمبختیا۔ یہاں اجتماع ثقلین سے بغرض تخفیف پہلی (ت) حذف ہوگئی۔

(۳) ستیا۔ مثلاً میلمه (مہمان) سے میلمستیا (مہمانی) اور یہہ قلیل الاستعمال ہی۔

(۴) سه۔ جیسے تنگ سے تنگسه۔ تنگدستی۔ افلاس۔

(۵) والی بیائے ملینہ جیسے اوږد (لمبا) سے اوږدوالی بمعنے لمبائی۔ اور پلن (چوڑا) سے پلنوالی۔ چوڑائی۔ سور (لال) سے۔ سوروالي۔ کلک (مضبوط) سے کلکوالی۔ وغیرہ۔

(۶) ولي۔ جیسے عزیز۔ اور خپل (عزیز) سے عزیزولی خپلولی۔ ورور (بھائی) سے وروروَلی۔ برادری۔ قام (قوم) سے قام ولی۔ ہمقومی۔ رشتہ داری۔

(۷) تون۔ جیسے بیل (جدا) سے بیلتون بمعنے بچھوڑا۔ جدائی۔ کنډه (بیوه) سے کنډتون۔ اخیر میں (ه) یا ہائے ملینہ ہو تو حذف کردیتے ہیں جیسے میږی سے میږتون (چیونٹی کا گھر) اور یہہ اتفاقی ہے۔

احکام مصدر

(۱) کل مصادر وضعی اور ترکیبی۔ جب حروف متغیرہ و تابع متغیرہ کے ساتھہ استعمال کیجاتی ہیں۔ تو انکی اخیر ایک واو مجہول لزوماً زیادہ کیجاتی ہے جیسے راتللو دپاره۔ کتلو کښی۔ د تللو وغیرہ۔ اس صورت میں کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو بھی حذف کر لیتے ہیں۔ جیسے وتل سے په وتو کښی۔ نیول سے نیو ولره۔ وغیرہ۔

(۲) تمام مصادر کے فعل اور روابط اور ضمیریں بلحاظ انکے اسم جنس ہونیکے ہمیشہ جمع آتے ہیں۔ جیسے کښنل کړان دي۔ کنځل ئې کړي دي۔ لیکلي دي دو۔ کښل م نه دي زده۔ وغیرہ۔

(۳) بعض لوگ لام مصدری کو ہ خفی سے بدلکر لیکلی سیرلیکه۔ کتل سے کته

تلل سے تلہ وغیرہ بولتے ہیں۔

تغیرات مصدر ترکیبی

مصادر ترکیبیہ کے بنانیکے وقت بعض بعض اسما اور صفات میں خاص خاص مواقع پر بغرض تخفیف کسیقدر تغیر ہو جاتا ہے۔ مثلاً

(۱) جن اسماء ثلاثی کے درمیان واو مجہول ہو اکثر وہ حذف ہو جاتی ہے اور اُسکا ماقبل مفتوح کر دیتے ہیں جیسے سُور (ٹھنڈا) سے سمیدل۔ مور (سیر) سے مریدل۔ کوبر (ٹیڑھا) سے کبریدل۔ ژُوبر (بوڑھا) سے ژریدل وغیرہ۔ الاتور (کالا) سے توریدل آتا ہے۔ بحذف واو کہنا غلط ہوگا۔

(۲) صورت صدر کی بعض الفاظ میں واو برحال رکھکر مفتوح بنا دیتے ہیں۔ جیسے خور (بکھرا ہوا) سے خَوریدل۔ خُوبر (میٹھی) سے خَوبریدل۔

(۳) آخر اسماء وصفات صحیحہ کو متحرک کر دیتے ہیں وُل سے پہلے مفتوح اور یدل سے اول مکسور۔

(۴) آخر میں ہائے خفی ہو تو گر جاتی ہے۔ جیسے تیدرہ (تیز) سے تَیدرول وغیرہ۔

(۵) بعض اسماء جنمیں واو معروف کے بعد نون غُنّہ آتا ہے وہاں بھی نمبر اول کا قاعدہ جاری ہوتا ہے۔ جیسے گُونر (بہرا) سے کنڑول۔ بُونر سے بنرول۔ اس صورت میں اگر طولانی اسم ہو تو اخیر کا حرف حذف کر دیتے ہیں۔ جیسے دُرُوند (بھاری۔ سنگین۔ معزز) سے دَرَنول۔

مصدر لازم ومتعدی ومجہول ✤

مصادر ترکیبیہ میں متعدی کی نشانی کول۔ یا وُل ہے۔ اور لازم کی کیدل یا یدل۔

مصدر مجہول کے بنانیکا یہہ قاعدہ ہے کہ مصدر وضعی کے آخر یائے مجہول لگا کر اخیر میں لفظ کیدل زیادہ کر دیتے ہیں۔ جیسے وَهل (مارنا) سے وهلی کیدل۔ (مارا جانا) وغیرہ۔

حاصل مصدر

حاصل مصدر کے بنانے کے قاعدے یہہ ہیں۔

(۱) کبھی لام مصدر کو حذف کرکے ہائے خفی لگا دیتے ہیں مثلاً تلہ۔ راتلہ آمد ورفت کہنبستہ

پاسیدہ۔ نشست وبرخاست۔ خنہ۔ کوزیدہ۔ چڑھاؤ۔ اُتار۔ وغیرہ۔

(۲) کبھی لام مصدری کو حذف کرکے اخیر میں لفظ نہ بنون مشدد لگا دیتے ہیں جیسے ساتل رکھنا سے ساتنہ۔ رانبکل (ملامت کرنا) سے رانبکنہ۔ رتل (گھومنا) سے رتنہ وغیرہ۔

(۳) کبھی مصدر کے لام کو حذف کرکے لفظ ون بواو معروف لگا دیتے ہیں جیسے کندل سے کندون۔ نرل سے نرون۔ الا کہ یدل سے کہ ون (ملاپ۔ آمیزش) خلاف القیاس ہے۔

(۴) کبھی لام مصدری کے بجائے ن لگا دیتے ہیں۔ اسوقت علامت مصدر کا ماقبل اگر واو ہو تو معروف ہو جاتی ہے جیسے لمسول سے لمسون (رکھنا) خرخول سے خرخون (رفروخت) لتول سے لتون (تلاش) کہ ول سے کہ ون (آمیزش۔ رلا) پریکول سے پریکون (فیصلہ) چکاوتی۔ لنکول سے لنکون۔ بیاہنا۔ جننا۔

(۵) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ وُل حذف کرکے ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں مثلاً شوکول سے شوکہ (لوٹ) تنبنول سے تبنبنہ (شکست۔ گریز) جوړول سے جوړہ (سازش۔ صلح) وغیرہ

(۶) کبھی مصدر کے اخیر سے یدل دُور کرکے ہائے مختفی لگا دیتے ہیں مثلاً پبنیدل سے پبنبہ (اتفاق) پوھیدل سے پوھہ سمجھ۔ جوړیدل سے جوړہ۔

(۷) کبھی صرف لام مصدری گرانیسے حاصل مصدر بنجاتا ہے جیسے کرل (بونا) سے کر (کاشتکاری)

(۸) کبھی مصدر کے اخیر سے لفظ وُل گرانیسے بنتا ہے جیسے غوبلول سے غوبل۔ خرخول سے خرخ۔ تیلوھل سے تیل۔ تولیدن سے تول۔ (پیر کا چلنا)۔

(۹) کبھی صرف لام یا وُل کو آخر مصدر سے حذف کرکے لفظ خت یا بنت لگاتے ہیں۔

جیسے منل سے منخت۔ سپارل سے سپاربنت (سفارش) سبنالول سے سبنالخت (سجاوٹ) جوړیدل سے جوړبنت (سازش)

(۱۰) کبھی مصدر کے اخیر سے یدل حذف کرکے تون لگا دیتے ہیں۔ جیسے کنډیدل سے کنډتون (بیوگی) بیلیدل سے بیلتون (جدائی) کثرت استعمال سے (ی) گرکے بلتون ہو گیا۔

خلاف قیاس حاصل مصدر

پشتو زبان میں حاصل مصدر کے بعض صیغے خلاف قواعد بالا کے بھی آتے ہیں جنمیں سے مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں

استوگنه (بود و باش) اوخیدل سے	خواست (مانگنا) غوښتل سے
پرسوب (سوجن) پرسیدل سے	پخلی (پکوان) پخیدل سے
ښوونه (دکھلائی) ښیل سے	پیژندگلی (شناخت) پیژندل سے
خلاصی رغیدن } (رہائی) خلاصیدل سے	چلند (چلانا چلن) چلول سے
	سوی (جلن) سول سے
سورلي (سواری) سوریدل سے	تورې (سیاہ روئی) تورول سے

اسم فاعل

مصدر کے لام کو حذف کر کے اخیر میں لفظ ونکی یا وني ـ ہر دو بواو معروف و یائے ملینہ لگا دیتے ہیں

مثلاً تلل سے تلونکی ـ تلوني (جانیوالا) ویل سے ویونکی ـ ویوني (کہنے والا) وغیرہ

جمع مذکر میں (ي) معروف ہو جاتی ہے اور مونث کیلئے مطلقاً (ې) مجہول ہوتی ہے ـ جیسے

راتلل سے ـ گردان

واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
راتلونکی سړی	راتلونکي سړي	راتلونکې ښځه	راتلونکې ښځې
راتلوني	راتلوني "	راتلونې "	راتلونې "

اسم مفعول و صفت مشبہ

(۱) مصدر وضعی ہیں سے تو مطلقاً لام مصدری کو مشدد کر کے واحد مذکر کیلئے مصدر کے آخر یائے ملینہ اور جمع مذکر کیو اسطے یائے معروف اور مونث کیلئے مطلقاً یائے مجہول لگا دیتے ہیں ـ جیسے وژل (مارنا) سے وژلی ـ

(۲) کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں ـ جیسے تلل (جانا) سے تلی ـ

وتل (نکلنا) سے وتلی وغیرہ ـ

گردان

جمع مونث	واحد مونث	جمع مذکر	واحد مذکر
وژلی ښځې	وژلّي ښځه	وژلّي سړي	وژلّي سړیٰ
تلِي 〃	تلّي 〃	تلّي 〃	تلّیٰ

(۲) مفعول یا صفت کے چند صیغے قاعدہ بالا کے خلاف بھی آتے ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

راغلی - راتلل سے - ملاست - سملاستل سے - کړی - کول سے - شوی -

کیدل سے ناست - کښنیاستل سے - ورکړی - ورکول سے -

(۳) مصدر ترکیبی سے بعد حذف نّت علامت مصدر لازم میں تو اسم اصلی یا صفت تام کے آخر لفظ

شوّی اور متعدی میں کړی زیادہ کردیتے ہیں - مثلاً خُوږیدل (زخمی ہونا) سے

خوږ شوی اور خوږ کړی - مَړیدل سے مور شوی - مُور کړی کہینگے -

(۴) اطلاق مفعول تمام صیغوں پر فارسی کیطرح بہ لحاظ مشاکلت و مشارکت فی العلامت ہے - ورنہ

لازم مصدروں سے مفعول نہیں آسکتا - اسلیے جو لازم سے مشتق ہیں وہ صفت مشبہ کے صیغے کہلاتے ہیں -

بیان تذکیر و تانیث

علامات تذکر

(۱) جس اسم جامد کے آخر یائے ملینہ ہو وہ اکثر مذکر ہوتا ہے جیسے لرګی (لکڑی) کاڼړي (پتھر) وغیرہ

(۲) جسکے آخر یائے معروف ہو - مثلاً نائی (نوآ) دوبي - خُوبی - وغیرہ -

(۳) جسکے آخر ہائے خفی ہو - مثلاً اُوړه (آٹا) ویښته - (بال) میړه (خاوند) وغیرہ

(۴) جسکے آخر واو لین یا معروف ہو مثلاً منډو (دالان) کنډو - کنډُو - وغیرہ -

(۵) جسکے آخر یائے موقوف ہو مثلاً لوئی - ښوئ -

علامات تانیث

(۱) جس اسم کے آخر یائے مشغلہ ہو مثلاً سپوږمئ (چاند) ښیلئ (چیلی) مړئ (گلا - منکا) وغیرہ

(۲) جسکے آخر ہائے مختفی ہو - مثلاً ښځه (عورت) ګُنډه - لنګه وغیرہ -

(۳) جسکے آخر یائے معروف ہو مثلاً ښادی - آشنائی - وغیرہ -

(۴) جسکی آخر واو مجہول ہو شلاً ابنار و رشارک) ثنادو - بیزو (بندری وغیرہ) -
(۵) جسکی آخر یائے مجہول جیسے مبدل از ہائے مختفی ہو - مثلاً ایری (خاکستر) خولي (پسینا)
شُملي (چھاچھ) وِيني (لہو) غَتي (کانٹی) نيني (کی کی پہلی) واوريي (برف) وغیرہ

مونثات سماعیہ

پشتو زبان میں عربی کیطرح مونث کے کئی صیغے ہیں جنمیں بظاہر کوئی علامت تانیث نہیں بلکہ محض سماع پر موقوف ہیں - اُنکی صفات اور افعال اور روابط ہمیشہ مونث ہی ہونگے - خواہ دوسری زبان میں وہ مونث نہوں - کثیر الاستعمال اور مشہور اسما ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

بڑستن - لحاف	نږور - بہو	مُصلیّ - جانماز	شنځ - غار
پلټن - فوج	هګا - انڈہ	میاشت - چاند مہینہ	لوښار - دنہٹر
ترور - پھوپھی	مَلا - کمر	ناوې - دُلہن	لمَن - دامن
څنګل - کہنی	بُن - انباغ - سوت	وَرځ - دن	منګل - پنجہ
دُرشل - چوکھٹ	بمسیچو - بنولہ	یور - دیور کی بیبی	میچن - چکی
بزمنز - کنگھی	تندار - چاچی	شا - پیٹھ	ندرور - نند
غوجل - گئوخانہ	نہارو - شارک	بورجل - جگہ	وُریځ - بادل
ارر - رسنہ	دُونددار - بھابھی	نرینځ - کھپالی	غوا - گائی
لُور - لڑکی	سنن - سوئی ستون	څرمن - کھال	نیا - نانی
مور - ماں	کوژدن - کوڑمائی	خور - بہین	ژړا - رونا
میرمن - بیبی	لانبو - تیرنا	زانګو - بھگوڑا	رڼا - روشنی

غلا - چوری

قاعدہ تانیث ذی روح

(۱) جس اسم مذکر کے آخر یائے لین ہو اُسکی مونث بیائے مشقلہ ہوگی مثلاً سپَی (کتا) سے سپئ (کتیا) اپریدَی (آفریدی) سے اپریدئ - اُوسَی (ہرن) سے اوسئ وغیرہ

(۲) جس اسم مذکر کے آخر یائے معروف ہو اُسکی مونث کیلئے (ی) اخیر سے حذف کر کے لفظ (نړه) بنون غنہ لگا دیتے ہیں جیسے دوبی سے دوبنړه - نائی سے نایئنړه - ھاتی سے ھاتنړه - موچی سے موچنړه - یعنے دہوبن - نائن - ہتھنی - موچن -

(۳) جس اسم مذکر کے آخر نون بواو معروف مابعد نون موقوف ہو تو اُسکی مونث میں دونو کو حذف کر کے اخیر میں لفظ نړه بنون غنہ لگا دیتے ہیں - اور حرف ماقبل علامت کو مفتوح کر دیتے ہیں مثلاً شپون (گڈریا) سے شپنه - شکونړ (سہی) سے شکنړه - پښتون سے پښتنه -

(۴) جس اسم مذکر کے آخر ہائے مختفی ہو اُسکے ماقبل مونث کیلئے نون مفتوح زیادہ کر دیتے ہیں مثلاً کوربه (گھروالا) سے کوربنه - غوبه (گوالا) سے غوبنه - میلمه سے میلمنه -

(۵) جس اسم مذکر میں کوئی خاص علامت نہو اُسکی مونث کیلئے اکثر ہائے مختفی زیادہ کر دیتے ہیں مثلا چرګ (مرغا) سے چرګه - اوښ (اونٹ) سے اوښه - خر سے خره -

(۶) بعضے مونثات حقیقیہ (یعنے جنکے مقابلے میں نر ہو) خلاف القیاس آتی ہیں - جنمیں سے مشہور مشہور ذیل میں لکھی جاتی ہیں -

مونثات حقیقیہ خلاف قیاس

آس - گھوڑا	تربور - چچیرا بھائی	میبنه - بہنیں	جینئ - لڑکی	آرتینه - عورت
اسپه - گھوڑی	ترله - چچیری بہن	لیور - دیور	تره - چچا	غوی - بیل
پلار - باپ	خښتن - خاوند	ندرور - درانی	ترور - چچی پھوپھی	غوا - گائی
مور - ماں	ښځه - بیبی	نارینه - نر	خورځی - بھانجا	میړه - خصم
اوښی - خسر پورہ	ځوی - بیٹا	مادینه - مادہ	خورزه - بھانجی	میرمن - مالکانی
ښینی - سالی	لور - بیٹی	نیکه - نانا - دادا	ځلمی - جوان لڑکا	ځوم - جنوائی
پلندر - سوتیلا باپ	سخر - سسر	نیا - دادی - نانی	پیغله - جوان لڑکی	نږور - بہو
میره - سوتیلی ماں	خواښی - ساس	هلک - لڑکا	سړی - مرد	وراره - بھتیجا

وُرِیرَہ بہیجی - وُرور - بہائی - خور - بہین -

افراد وجمعیّت

طریق جمع مذکر

(۱) جس اسم مفرد کی آخر (ی) ملیّنہ ہو - اُسکی جمع بیائے معروف ہوگی - جیسے کوُونکی سے کوُونکي - شپیٔ سے سپی - سری سے سري - وغیرہ -

(۲) جسکے آخر یائے معروف ہو اُسکی جمع بزیادت (ان) الف ونون ہوگی جیسے کسبی سے کسبیان - خونی سے خونیان - دوبی سے دوبیان - وغیرہ

(۳) غیر ذی روح کی جمع اکثر بزیادت لفظ (وُنہ) بواو معروف ہوتی ہے جیسے غمونہ - کورونہ (گہر) نوکونہ (ناخن) - کبھی صرف نون مفتوح پر اکتفا کرکے ہائے مختفی حذف کردیتے ہیں - جیسے کالون (سال) بنروَن (بن)

(ف) اخیر میں ۂ ہو تو حذف کردیتے ہیں - جیسے زړہ (دل سے زړونہ - وغیرہ -

(۴) ذی روح کے بہی اکثر اسمائے مفردہ اِس قاعدۂ بالا کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے لیور سے لیورَونَ - آس سے آسونہ - ثبنتن سے ثبنتنونَ - اگر آخر میں ۂ ہو تو حذف ہوجائیگی - جیسے نرہ اور نرونَ - ینکہ اور نیکونہ - مگر چند اسماء ذیل اِس قاعدہ کے برخلاف آتے ہیں (میره سے مېړونَ - ورارہ سے وریرونَ - ورور سے ورُونړہ - ثوئی سے ثامن)

(۵) اکثر ذی روح کی جمع (ان) سے بہی ہوتی ہے جیسے مار (سانپ) سے ماران - لړم (بچھو) سے لړمان - ثوم سے ثومان - غوی سے غویان - قارغہ (کوّا) سے قارغان - وغیرہ - اخیر میں ۂ ہو تو فارسی کیطرح گاف سے بدلجاتی ہے - جیسے لیوہ سے لیوگان گرگا کا بچا) سے کاگان - شادو سے شادوگان - خلاف قیاس آتے ہیں -

(ف) بعضے اسمائے اشیا بہی اِس قاعدہ کے موافق جمع ہوتے ہیں - جیسے غُنډ (گلولہ) سے غنډان - خُنډ (گھنگری) سے خنډان - وغیرہ -

(۶) جس اسم مفرد مذکر کے آخر الف ہو اُسکی جمع فارسی قاعدہ کے موافق بزیادت لفظ (یان)

ہوگی شلاً مُلاّ سے مُلاّیان - آشنا سے آشنا یان وغیرہ -

(۷) جن اسماء کے ماقبل آخر واو ساکن ہو انکی جمع میں اکثر واو کو الف سے بدلا کر اخیر میں (ہ) خفی لاحق کردیتے ہیں جیسے شپون سے شپانہ - شپول (باڑہ - آغول) سے شپالہ - سُوړ (ٹھنڈا) سے ساړہ - زوړ (بوڑہا) سے زاړہ - کوږ (ٹیڑھا) سے کاږہ - مگر سُور (سوار) سے سوارہ - خوږ (میٹھا) سے خواږہ - خلاف القیاس ہے -

(ف) بعض اسماء جیسے لړمون سے لړمانہ - بلتون سے بلتانہ - کنډتون سے کُنډتانہ - زنکون سے زنکانہ جو بر سبیل ترادف مستعمل ہیں - وہ قاعدہ بالا سے مستثنٰے اور حقیقت میں مفرد بصورت جمع ہیں - الاّ دونوں میں فرق یہہ ہے - کہ جو بصورت جمع ہیں وہ صرف حروف مغیرہ (یعنی حرف اضافت و حروف جارہ - و حالت فاعلیّت فعل ماضی متعدّی وغیرہ) کے ساتھ مستعمل ہونگے - شلاً دَ لړمانہ خُوبنی - پہ بلتانہ کښې - د زنکانہ ستړکہ - وغیرہ -

(۸) جن اسمائے مذکر کے آخر ہائے مختفی ہے - جمع میں اُنکے (ہ) سے پہلے (ان) بڑہا دیتے ہیں - جیسے غُویَہ (گوالا) سے غوبانہ - میلمہ (مہمان) سے میلمانہ - کوربہ (گھروالا) سے کوربانہ -

(۹) اسمائے اصوات میں بغرض تواتر اور تکرار لفظ ھار - آخر میں بڑھا دیتے ہیں - جیسے ډ سے ډ رھاّر - ترنک سے ترنکھار - شر سے شرّھار - پوچ سے پوچّھار -

(۱۰) بعضے اسماء مفردہ خود جمع کا معنے دیتے ہیں - ایسے اسماء کو اسم جنس کہتے ہیں - جنکا اطلاق قلیل و کثیر پر علی السویہ ہوتا ہے - شلاً وابنہ (گھاس) ویښتہ (بال) کُچ (مکھن) رانجہ (سرمہ) -

(۱۱) بعضے اسماء کے آخر جمعیت کیلئے ہائے خفی زیادہ کردیتے ہیں - جیسے غل (چور) سے غلہ - مل (ساتھی) سے مَلہ - خر (گدہا) سے خرۂ -

طریق جمع مؤنث

(۱) جن اسماء کے آخر الف ہو اُنکی جمع اکثر بزیادت لفظ (وی) بیائی مجہول بنتی ہے۔ مثلاً ژړا سے ژړاوی۔ ہلا سے ہلاوی۔ مگر یہہ افغانان پشاور کا لہجہ نہیں۔

(۲) جس اسم مفرد مؤنث کے آخر یائی ثقیلہ ہو اُسکی صورت جمع میں ویسی ہی رہتی ہے۔ جیسے سپوږمئ۔ نوړئ۔ (لقمہ) وغیرہ۔

(۳) جس اسم مفرد مونث کے آخر یائی معروف ہو۔ جمع میں یائی ثقیلہ سے بدل ہو جاتی ہے۔ جیسے بدي سے بدئ۔ خواري سے خوارئ۔ شوړلي سے سوړلئ۔

(ف) حروف متغیرہ اور تابع متغیرہ کے ساتھ بحالت افراد بھی جمع مستعمل ہو گی۔ جیسے سوړلئ له۔ خوارئ سپک کړم وغیرہ۔

(۴) جسکے آخر ہائی مختفی ہو جمع کی حالت میں یائی مجہول سے بدل جائیگی۔ مثلاً بنجه سے بنجې۔ توره (تلوار) سے تورې۔ خره (گدہی) سے خرې۔ وغیرہ۔

(۵) کل مؤنثات سماعیہ کی جمع بزیادت کسرۂ اشباعی یا (ی) مجہول کی ہوتی ہے۔ مثلاً لار (رستہ) سے لارِ یا لارې اور برستن سے برستنِ یا برستنې۔ ستن سے ستنِ یا ستنې وغیرہ۔

(۶) جسکے آخر واو مجہول ہو اُسکی جمع بزیادت لفظ کانی بیائی مجہول کے ہو گی۔ مثلاً پیشو (بلی) سے پیشوګانې۔ زانګو (ہھگوڑہ) سے زانګوګانې۔ شادو سے شادوګانې۔

(۷) جمع مونث کے بعضے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں جنمیں سے مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

واحد	معنے	جمع	واحد	معنے	جمع
خور	بہین	خوینډې	ندرور	نند	ندرورانې
لور	بیٹی	لونړه	نیا	نانی۔دادی	نیاګانې

واحد	معنے	جمع	واحد	معنے	جمع
مور	ماں	میندې	نږور	بہو	نږیندې
یور	خاوند کے بھائی کی عورت	یونړه	ناوې	دُلہن	ناویانې

(۱) تمام جمع کے صیغے مطلقاً خواہ مذکر ہوں خواہ مونث - اور ویسی ہی اسمائے جنس - اور نیز جو اسمائے جنس کا حکم رکھتے ہیں - یعنے کل مصادر وغیرہ - جب فاعل فعل ماضی متعدی ہوں - یا حروف مغیرہ (یعنی حرف اضافت - حروف جارہ - حرف ندا وغیرہ) کے ساتھ استعمال کئے جاویں - تو اُنکی اخیر ایک واو مجہول زیادہ کیجاتی ہے - اُس حالت میں اگر اُنکی اخیر یائے مجہول یا یائے معروف یا ہائے مختفی ہو - تو فصاحتہً حذف ہو جائیگی - بخلاف خٹکوں کے کہ وہ اسکو ثابت رکھتے ہیں - مثلاً

اصلی		مغیرہ	حالت
سړي	-	سړو وهلي یم	فاعل فعل متعدی
ښځې	-	ښځو	″ ″
غلمې	-	غلمو	″ ″
ښځې	-	د ښځو	″ ″
بړستنې	-	بړستنو کښې	حروف مغیرہ کے ساتھ
میندې	-	میندو له	″
اَسُونه	-	آسونو نه	″
رونړه	-	ای رونړو	″

(۲) واو جمع کے لحوق کے وقت نمبر ۶ قاعدہ جمع مذکر کے الف سب حذف ہو جائینگے - مثلاً

اصلی	مغیرہ
سواره	سورو وُلیدم

زاره	دزړه وعمرلبدّ دی
کاږه	په کږ ولړکو کښیبو تم
پاخه	پخوچ ودونه خه وخوره
تا وده	تودوا وبوکښ
خواږه	خوږ وکنوله مه زه

حالت فاعلی

(۱) فاعل ہمیشہ مفعول اور فعل پر مقدم ہوتا ہے۔ شلاً زید راغی (زید آیا) بکر زید ووهلو بکر نے زید کو مارا۔ الّا بصورت اضمار مفعول سے موخر ہوجاتا ہے۔ شلاً زید ئی ولید۔ زید کو اُسنے دیکھا۔

(۲) بعض اسما جنکی توضیح اپنے اپنے مواقع میں کیگئی ہے۔ بحالت فاعلیّت فعل متعدّی بصورت جمع استعمال کئے جاتے ہیں۔ شلاً سړی ووهلم (سړی) کی جگہ۔ اور سړو وُنیوم (سړی) کی جگہ۔

حالت اضافی

(۱) اسمائے ظاہرہ میں اضافت کی علامت (د) ہے جو فصاحتہً مضاف الیہ سی پہلے آتی ہے۔ شلاً دَ زید کور۔ زید کا گھر۔

(۲) مضاف الیہ مظہر ہو۔ تو مضاف پر مقدم آتا ہے۔ جیسا اوپر گذرگیا۔ اور اگر ضمیر ہے تو موخّر۔ شلاً کارِم۔ کارِدِ۔ کار ئې۔ میرا کام۔ تیرا کام۔ اُسکا کام۔

(۳) مضاف الیہ واحد میں مونث کی ۂ یائے مجہول سے۔ اور مذکر کی (ی) بلیّنہ یائے معروف سے اور یائے معروف یائے مثقلہ سے بدل جائیگی۔ شلاً د ښځې خښتن۔ د سړی ښځه۔ دَ سوِرٌلی آس۔

(۴) مضاف الیہ جمع کا صیغہ۔ یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اُسکے آخر واو مجہول زیادہ کیجائیگی۔ البتہ اگر آخر میں ۂ یا ی ہو تو حذف ہوجائیگی۔ شلاً دَ سړو خوی۔

د بنځو کار - د خلقو مال - د راتلو وقت وغیرہ۔

حالت مفعولی

(۱) مفعول اگر ضمیر نہو - تو فاعل سے پیچھے آئیگا - اسکی علامت ت نه - وته لّه - لره ہوتی ہے -

(۲) بحالت افراد اور جمعیت اسکی تصریف وتبدیل بعینہ مضاف الیہ کیطرح ہوتی ہی - مثلاً دی سړی ته - د غی ښځی له - سړو له - ښځو نه -

(۳) جو فعل اصلمیں متعدی الی مفعولین ہو (خواہ دوسرا مفعول عبارت میں مذکور نہو -) خاص اُس ہی صورت میں مفعول کی علامت لگائی جاتی - اور پہر خصوصاً پہلے مفعول پر مثلاً زید ته ورکړه - یہاں سی جو مفعول ثانی ہے - محذوف ہی - اگر ایک ہی مفعول اصلی ہو تو وہاں علامت کا لگانا محض غلط ہوگا - مثلاً زید ته راوله - چوچی ته راوړه - کہنا غلط ہی -

حالت ندائی

(۱) منادی مفرد مذکر کے اخیر اگر حروف مدہ اور ہائی مخفی نہو - تو ہمیشہ زبر پڑہی جاتی ہی - جیسے ای پلاره ای ورور - اور اگر آخر میں یا ملینہ ہو تو ہائی مختفی ہی زیادہ کردیتی ہیں جیسی ای سړیه - آخر میں ہائی خفی - یا حروف مدہ ہوں تو کچہہ تغیر نہوگا - جیسی ای نره -

(۲) مفرد موٴنث کے آخر اگر حروف مدہ اور ہائی مختفی ہو تو کسرہ یا یائی مجہول پڑہتی ہیں جیسی ای خورِ - ای برسنتی - ہائی مختفی ہو تو حذف کردیتی ہیں - جیسی ای ښځی -

(۳) منادی جمع مذکر یا موٴنث یا اسم جنس یا مصدر ہو تو اخیر میں واو مجہول لگا دیتی ہیں اسوقت اُسکا اخیر کی (ی) بقول فصیح حذف ہو جاتی ہے - جیسے ای سړو - ای ښځو - ای خلقو - ای بدو - ای کنځلو - خٹک لوگ ای سړیو ہی کہتے ہیں -

حالت وصفی

(۱) پښتو زبان میں صفت اپنی موصوف سے جیسی کہ اُردو زبان میں ہے مقدم ہوا کرتی ہی -

(۲) صفت کی مطابقت اپنے موصوف کے ساتھ افراد اور جمعیت۔ تذکیر اور تانیث میں ضروری ہے۔

	واحد	جمع
مذکر	مور سړی	ماړه سړی
مونث	مړه ښځه	مړې ښځې

(۳) جس اسم مفرد مذکر کے آخر یائے لینہ ہو اسکی جمع مذکر بیائے معروف۔ اور اسکی مونث مطلقاً واحد و جمع ہر دو کبھی بیائے مجہول اور کبھی بیائے مشقلہ ہوگی۔ مثلاً تږی (پیاسا) نری (دبلا پتلا)۔ لیونی (باولا) پردی (بیگانہ) خوشی۔ (یلہ۔ آوارہ)۔ غلی (چپ چاپ) سے بہ تفصیل ذیل کہینگے۔

	واحد مذکر	جمع مذکر	مونث مطلقاً
مونث بیائے مجہول	تږی سړی	تږي سړي	تږې ښځې
مونث بیائے مشقلہ	پردی ″	پردي ″	پردۍ ″
	نری آس	نري آسونه	نرۍ اسپې
	ګنجی وړکی	ګنجي وړکي	ګنجۍ وړکۍ

(۴) جو اسمائے صفت اسمائے جنس ہیں۔ تذکیر کی حالت میں واحد اور جمع یکساں ہونگے۔ اور تانیث میں واحد کیلئے ہائے مختفی۔ اور جمع کیلئے یائے مجہول آخر میں زیادہ کیجائیگی۔ مثلاً کلک (مضبوط) سے

کلک سړی + کلک سړي	کلکه ښځه + کلکې ښځې
اوږد ″ اوږد ″	اوږده ″ اوږدې ″

اسی طرح اور اسمائے جنس مثلاً پلن (چوڑا) خوږ (میٹھا) سپک (ہلکا)۔ کلک (مضبوط) ګډ (لنگڑا) لنډ (چھوٹا) نيغ (کھڑا) تېره (تیز) وغیرہ کی گردان کرو۔

(۵) اکثر جن اسماء کے آخر ہائے مختفی خفیہ ہو۔ وہ تذکیر و تانیث۔ افراد و جمعیت کی حالت میں تغیر نہیں کہاتے۔ بلکہ سب حالتوں میں علی التسویہ استعمال ہوتے ہیں جیسے ښه (اچھا) ښکاره۔ ظاہر۔ غوره (پسندیده) ناکاره (فضول) بله (بے قید مطلق العنان)

وغیرہ۔ مثلاً

واحد مذکر	جمع مذکر	واحد مونث	جمع مونث
سوچہ سڑی	سوچہ سڑی	سوچہ ښځه	سوچہ ښځی

(۶) اکثر اسمائے صفت جنکا دوسرا حرف واو مجہول یا معروف ہو۔ اُنکی مونث بحذف واو وزیادت ہائے مختفی اخیر میں آتی ہے۔ اسوقت ما قبل واو پر فتح (زبر) لگادیتے ہیں۔

مذکر	کونړ ۔ موړ ۔ ړوند	کوږ ۔ زوړ ۔ سوړ
	بہرا ۔ سیر ۔ اندہا	ٹیڑھا ۔ بوڑھا ۔ ٹھنڈا
مونث	کنړه ۔ مړه ۔ ړنده	کږه ۔ زړه ۔ سړه

(۷) جن اسمائے صفت کے اخیر کوئی علامتِ تانیث نہیں اُنکی مونث اکثر بزیادت ہائے مختفی آتی ہے۔ مثلاً خر سے خره ۔ غل سے غله ۔ مل سے مله ۔ مړ سے مړه ۔ وغیرہ۔

(۸) بعضے صیغے صفت مونث کے قواعد مذکورۃ الصدر کے برخلاف آتے ہیں۔ جن میں سے کثیر الاستعمال اور مشہور ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

مذکر	معنے	مونث	مذکر	معنے	مونث
شین	ہرا	شنه	تور	کالا	توره
خوږ	میٹھا	خوږه	خوړ	بکھرا ہوا	خوړه
تود	گرم	توده	دروند	بھاری	درنه
ترښ	کڑوا	ترښه	تریو	کھٹا	تروه
لوند	بھیگا ہوا	لونده	سور	لال	سره

(۹) پشتو زبان میں اسم صفت کیلئے یہہ لازم نہیں۔ کہ عربی کیطرح مادہ کے مطابق ہی ہو۔ بلکہ صرف سماع پر موقوف ہے۔ جیسے تنده (پیاس) سے تږی (پیاسا)۔ ولږه (بھوک) سے وږی ۔ خوب (نیند) سے اوده (سویا ہوا)

(ن) حروف مغیرہ (یعنی دَ - اضافی اور علامت مفعول یعنی نہ - لہ - اور حروف جار یعنی لہ - نہ - کبن - سرہ - دپارہ وغیرہ) کے ساتھ مستعمل ہو۔ تو اُسوقت صفت اور موصوف دونوں میں وہی تغیرات ہونگے - جو حالت افرادی میں ہوا کرتے ہیں -

(ق) اسحالت میں لفظ زا ہہ - ما ہہ وامثالہا جمع کے صیغوں کے الف حذف ہوجاتے ہیں - جیسے دَ زُمہ و سہ و آس - دَ سُمہ و خلقو نظر وغیرہ

حالت نصبی

پشتو زبان میں بھی عربی کیطرح بعضے اسماء کے اخیر خاص حالتوں میں زبر پڑھی جاتی ہے - ایسے اسماء کو منصوبات کہتے ہیں - آٹھ حالتوں میں اسم منصوب ہوتا ہی

(۱) جس پر (نا) حرف نفی داخل ہو - مثلاً نا قابل سہ ی وغیرہ -

(۲) جسپر (بي) کلمۂ نفی داخل ہو - جیسے بی تد رحاکم دی -

(۳) منادی مفرد مذکر خواہ حرف ندا مذکور ہو خواہ محذوف جیسے ھلک راشہ -

(۴) څو - کلمۂ استفہام کا مستفہم عنہ جب صحیح الآخر ہو - جیسے څوکسَ دی -

(۵) بعض حروف جارہ جیسے لہ وغیرہ کا مجرور جیسے لہ کور راغی -

(۶) معدود مذکر صحیح الآخر جس صورت میں کہ اسم جنس ہو جیسے پنځہ کسَ -

(۷) نون جمع بحالت خاصہ جیسے کالونَ - عُمرونَ وغیرہ -

(۸) لفظ تر کا (جب خمگوں کے استعمال میں بمعنے لہ آتا ہے) مجرور مثلاً تر شاعری بد خہ نشتہ - شاعری سے کوئی چیز بُری نہیں -

(ف) بعض رسم الخط میں منصوبات کے اخیر ایک ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں -

بحث فعل

ماضی مطلق

قاعدہ - مصدر وضعی ہیں سے تو اکثر علامت مصدری یعنی لام کو اخیر سے حذف کرکے باستثنائی چند صیغوں کے ابتدا میں ایک واو مضموم لزوماً زیادہ کر دیتے ہیں - مثلاً
بھیدل سے وُبھید - نہ یدل سے ونہ ید - کرزیدل سے وکرزید
وغیرہ -
یہہ واو اگرچہ اصلی نہیں لیکن اسکا حذف کرنا کسی طرح جایز نہیں ہوتا - کیونکہ اسکے سوا صیغہ کا کوئی معنے نہیں ہوتا -
جن صیغوں کے پہلے لفظ کنس یا ور - در - را ہو - اور نیز جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں - اُن پر واو داخل نہوگی -
اُدرید - پاخید - سملاست - پرلوت - پرانیت - پربنود - پریست
پرانیت - نیّست -
یہ واو ہمیشہ مضموم ہوتی ہے - مگر خاص جس صیغے کے پہلے الف ممدودہ ہو وہاں بلحاظ محاورت و خفّت مفتوح پڑہی جائیگی - اور الف ممدودہ صرف الف ساکن ہو جائیگا
مثلاً آلوتل سے والوت - آخیستل سے واخیست - وغیرہ -
ماضی کے اخیر ہمیشہ سکون ہوتی ہے - الّا بعضے صیغوں میں حرف اخیر کو متحرک کرکے ہائی خفی اسکے آخر بڑہا دیتے ہیں - اور یہہ امر سماعی ہے مثلاً نیول سے ونیوہ -
بخنبل سے وُبخنبہ - وزل سے وُوزہ - وغیرہ -
متعدی صیغوں میں کبھی ضمیر مفعول یعنی یٔ - وغیرہ بھی بیچمیں حائل ہو جاتی ہے - مثلاً
وُیٔ لید - کښی یٔ ایست - پری یٔ ایست - وُ یٔ نیوہ -

رائيُ وُست - وائیٔ خیست وغیرہ -

اور مصادر غیر وضعیہ میں سے علامت مصدری یعنی کیدل یا یدل بصورت لزوم اور کوُل یا وُل بصورت تعدّی کو اخیر سے دور کرکے پورے کلمہ صفت کے بعد لازم میں لفظ شُه یا شُو بواو مجہول - اور متعدّی میں لفظ کړ زیادہ کردیتے ہیں مثلاً -

مصدر (لازم)		ماضی مطلق	مصدر (متعدی)		ماضی مطلق
پخیدل	(پکنا)	پوخ شُه	پخوُل	(پکانا)	پوخ کړ
گړبدل	(ٹیڑہا ہونا)	کوږ شه	کړوُل	(ٹیڑہا کرنا)	کوږ کړ
مړیدل	(رجنا)	موړ شه	مړول	(رجانا)	موړ کړ
سړیدل	(ٹھنڈا ہونا)	سوړ شُه	سړوُل	(ٹھنڈا کرنا)	سوړ کړ

ماضی مطلق کے چند صیغے خلاف القیاس ہیں - جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں -

مصدر		ماضی	مصدر		ماضی
آخل	(گوندہنا)	واخل	کول	ہونا	وُشُه / وشُو
ایښل	(رکہنا)	کښیښود	لیَښل	(نہانا)	وُلغښل
بیوُل	(لیجانا ذی روح کا)	بوُت	لیکل	(لکہنا)	وُلیکل
تلل	(چلنا)	لاړ	لوَشل	(دوہنا)	وُلوَشله
راتلل	(آنا)	راغی	وَرتلل	(جانا)	وراغي
کتَل	(دیکہنا)	وُکوت	وَیل	(کہنا)	وُوِ
کوُل	(کرنا)	وُکړ	وړل	(لیجانا چیز کا)	یُووړ

راغی - اِسکی (ی) لام کا بدل ہے - گویا اصلمیں راغل تہا - اور اسی اصل پر اِسکے تمام صیغے مبنی ہیں -

---

گردان فعل ماضی مطلق معروف

	غایب		مخاطب		متکلم	
	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
		لام یا ہائے مختفی۔	یائے مجہول	یائے مشقلہ۔	میم ساکن۔	واو معروف
مذکر	پاخید	پاخیدہ پاخیدل	پاخیدی	پاخیدئ۔	پاخیدم۔	پاخیدو
مونث	پاخیدہ	پاخیدِی	″	″	″	″

مونث کے لئے واحد غایب میں ہائے مختفی بڑھا دیتے ہیں اور جمع میں اسکو یائے مجہول سے بدل کردیتے ہیں۔ باقی صیغے مشترک ہیں۔

راغی۔ کی گردان راغل اصل سے کرینگے بدیں طریق۔

مذکر راغی {راغلہ / راغلل} ۔ راغلی ۔ راغلئ ۔ راغلم ۔ راغلو

مونث راغلہ راغلی ″ ″ ″ ″ ″ ″

کبھی۔ صیغہ واحد غائب کے اخیر واو مجہول بھی زیادہ کردیتے ہیں۔ شلاً پاخید سے پاخیدو۔ اور راغی سے راغلو وغیرہ۔

کبھی مصدر کے آخر باستثنائے صیغہ جمع غائب علامات مذکورۃ الصدر بڑھا کر استعمال کرتے ہیں۔ شلاً پاخیدل سے

پاخیدلو۔ پاخیدل۔ پاخیدلی۔ پاخیدلئ۔ پاخیدلم۔ پاخیدلو

اس صورت میں ماضی استمراری کے صیغے سے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن فرق یہہ ہے کہ اس میں لام مصدری پر تلفظ میں بہت زور نہیں دیا جاتا۔ اور استمراری میں اسکے برخلاف ہوا کرتا ہے

فائدہ۔ فعل لازم میں تو گردان بلحاظ فاعل کے ہوتی ہے۔ اور فعل متعدی میں بلحاظ مفعول کے۔ بلحاظ فاعل فعل میں کچھہ تغیر نہیں ہوتا۔ شلاً ھغہ وُلید لے آخرم کہا جائے گا۔

گردان فعل متعدّی ماضی مطلق

بلحاظ فاعل

هغه وُلید-هغوی وُلید-تا ولید-تاسو ولید-ما ولید-مونږ وُلید

وُیُ لید-وُیَ لید-وُدِ لید-وُمُو لید-وُمِ لید-ومو لید

گردان فعل متعدّی ماضی مطلق

بلحاظ مفعول

وُبي لید-وُبي لید ل-وُئي لیدي-وُئي لیدئ-وُبي لیدم-وُئي لیدو

اُسکو اسکو دیکھا-انکو دیکھا-تجھے دیکھا-تمہیں دیکھا-مجھے دیکھا-ہمیں دیکھا

یہاں یئ تو فاعل کی ضمیر ہے۔ اور فعل کے اخیر کی علامتیں سب مفعول کے لحاظ سے ہیں۔

قاعدہ ماضی مطلق مجہول

صیغہ مفعول کے آخر لفظ شُو زیادہ کرکے علامات مذکورۃ الصدر لگا دیتے ہیں مگر واو مضموم بھی اپنے اپنے مواقع مخصوصہ پر ابتدا میں زیادہ کیجاتی ہے۔ مثلاً لیدل سے۔

وُلید لَی شو-وُلید لَی شول-وُلید لَی شوي-وُلید لَی شوئ-وُلید لَی شوم-مونږ وُلید لی شوو

وہ دیکھا گیا-وہ دیکھی گئی-تو دیکھا گیا-تم دیکھی گئی-میں دیکھا گیا ہم دیکھی گئی

کبھی بغرض تخفیف لام مصدری کو حذف کر دیتے ہیں۔ مثلاً وُلیدَ ي شو۔ الخ۔

ماضی قریب

قاعدہ۔ صیغہ اسم مفعول یا صفت کے اخیر حالات مختلفہ میں کلمات ربط جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں زیادہ کر دیتے ہیں۔

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
یُو	یم	یَئ	یې	دي	دَی
بواو معروف		بیائے ثقلہ	بیائے مجہول	بیائے معروف	بیائے ملینہ

گردان ماضی قریب

وَتلٰی دَی - وَتلی دي - وَتلٰی یې - وَتلٰی یَئ - وَتلی یم - وَتلی یو

وہ نکلا ہے - وہ نکلے ہیں - تو نکلا ہے - تم نکلے ہو - میں نکلا ہوں - ہم نکلے ہیں

(ف) مونث کے صیغوں میں یائے مفعول سب جگہ مجہول ہوگی - اور واحد غائب میں حرف ربط دَہ ہوگا - باقی سب صیغے مذکر کی طرح ہونگے -

مذکر میں افراد اور جمع کی حالت میں مفعول کا صیغہ بھی بدلتا جائیگا -

(ف) چونکہ ماضی قریب کے صیغوں کا بنانا مفعول یا صفت کے صیغوں پر موقوف ہے اسلئے مصادر ذیل سے بدیں طریق اشتقاق کیا جائیگا -

کیدل	سے شوّی دی	راتلل	سے راغلی دي
کول	" کړی دَی	ورتلل	" ورغلی دي
تلل	" تلی دي / لاړ دی	ورکول	" ورکړی دی

کبھی ماضی قریب کے صیغۂ جمع غائب کے آخر ایک نون مفتوح یا بزیادت ہائے مختفی واسطے ترنم کے اسجاع اور قوافی میں زیادہ کیا جاتا ہے - مثلاً

راغلی دَینَ - تلی دینہ - مبتلی دینَ - وَتلی دینَ -

مفعول کے لحاظ سے مخاطب میں نون ترنم آتا ہے - مثلاً ؎

بادِ لہ اصل شوندې ی سري دي + یادِ پرپان دَ هندستان مبتلي دینه

مجہول کے صیغوں کیلئے مفعول یاصفت اور کلمۂ ربط دونوں کے بیچ لفظ شوی لگادیتے ہیں۔ اور تذکیر اور تانیث اور افراد اور جمع کیحالت میں اور دوجزوں کی طرح اِس لفظ کی بھی گردان کیجاتی ہے۔ یعنے تذکیر میں تو فرد کے لئے یائے ملینہ۔ اور جمع کے لئے یائے معروف۔ اور مونث کے واسطے مطلقاً یائے مجہول بدلا جائیگا۔ مثلاً

مونث	مذکر
لیدلی شوی دی۔ لیدلی شوی دی	لیدلی شوی ده۔ لیدلی شوی دی

ماضی بعید

قاعدہ۔ صیغہ مفعول یاصفت کے اخیر حالات مختلفہ میں علامات ذیل لگادیتے ہیں۔ یہاں بھی مفعول کے صیغے کیحالت افراد اور جمع اور تذکیر و تانیث میں بعینہ ایسی ہوگی جسطرح کہ ماضی قریب میں تھی۔

علامات

	غائب واحد	غائب جمع	مخاطب واحد	مخاطب جمع	متکلم واحد	متکلم جمع
مذکر	وُه	وُو واو معروف	وِي یائے مجہول	وَيْ یائے مثقلہ	وُم	وُو واو معروف
مونث	وَه	وِي	″	″	″	″
	تلی وُه وہ گیا تھا	تلی وُو وہ گئے تھے	تلی وِی تو گیا تھا	تلی وَی تم گئے تھے	تلی وم میں گیا تھا	تلی وُو ہم گئے تھے
	تلی وَه وہ گئی تھی	تلی وِي وہ گئی تھیں	تلی وِي تو گئی تھی	تلی وَي تم گئی تھیں	تلی وُم میں گئی تھی	تلی وُو ہم گئی تھیں

ماضی احتمالی یا شکیہ

قاعدہ۔ لازم میں صفت اور متعدّی میں مفعول کے آخر علامات ذیل بڑھا دیتے ہیں۔

غایب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
بہ وی	بہ وي	بہ يې	بہ يئ	بہ یم	بہ یو

گردان ماضی احتمالی یا شکیہ

راغلّی بہ وي۔ راغلي بہ وي۔ راغلې بہ يې۔ راغلي بہ يئ۔ راغلی بہ یم۔ راغلي بہ یو

(ف) مفعول کا صیغہ مذکر میں بحالت افرادی تو بیائے ملینہ۔ اور بحالت جمع بیائے معروف اور مونث کیلئے مطلقاً بیائے مجہول ہوگا۔

ماضی تمنّا یا شرطیہ

صیغہ مفعول یا صفت کے آخر سب صیغوں کیلئے لفظ وَئ بواو مفتوح اور یائے ملینہ لگا دیتے ہیں۔ طریق امتیاز دونوں میں یہہ ہے۔ کہ اگر حرف شرط یعنے کہ کے ساتھ مستعمل ہو تو شرطیہ ہوگا۔ اور اگر حرف تمنّا یعنی کشکي وغیرہ کے ساتھ بولا جاوے تو تمنّائیہ ہوگا۔

گردان ماضی شرطیہ

کہ اگر	واحد هغه ۔ ته ۔ زه وہ تو میں	راغلّی وَی
	جمع هغوی ۔ تاسو ۔ مونږ وے تم ہم	راغلي وَی آتے

گردان ماضی تمنّائی

جمع ۲	هغوی - تاسو - مونږ	راغلي وَي
واحد ۱	هغه - ته - زه	راغلی وَی

(ف) ماضی شرطیہ کے مقابلے جزا میں جو ماضی ہوگی اُسپر لفظ بَه زیادہ کیا جاتا ہو۔
مثلاً که واك خما وَی نو دا کار به هیچری نه وُه شوَي۔

ماضی استمراری یا ناتمام

(۱) لازم میں لام مصدر کو حذف کرکے علامات ذیل لگا دیتے ہیں۔ مثلاً راتلل (آنا) سے

گردان

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
واو مجہول	لام - یائے خفی	یائے مجہول	یائے ثقیلہ	میم ماقبل مبہم	واو معروف
هغه راتلو	هغوی راتلل / راتلل	ته راتلې	تاسو راتلئ	زه راتلم	مونږ راتلو
وہ آتا تھا	وہ آتے تھے	تو آتا تھا	تم آتے تھے	میں آتا تھا	ہم آتے تھے

(۲) متعدی میں تین طرح بناتے ہیں۔

(۱) خود مصدر یہی معنے دیتا ہے۔ مثلاً لمبل (نہانا) کښل (لکھنا) اس صورت میں سب حالتیں یکساں رہینگے۔ کسی طرح کا تغیر نہیں ہوگا۔ جیسے

واحد: هغه - تا - ما } لمبل یا کښل
جمع: هغوی - تاسو - مونږ } لمبل یا کښل

(۲) کبھی لام مصدری کو ہائے خفی سے بدلا دیتے ہیں۔ مثلاً لیدل سے (دیکھنا) لیده

واحد: هغه - تا - ما } لیده
جمع: هغوی - تاسو - مونږ } لیده

(۳) کبھی لام مصدری بھی حذف کرنے سے بچتا ہے۔ کبھی اسمیں بھی تخفیف ہو جاتی ہے۔ مثلاً

وِیل (کہنا) مصدر سے وِي یا وِ بلا تغیر تمام حالتوں میں کہا جائے گا۔

واحد	هغه - تا - ما	}	وِی یا وِ
جمع	هغوی - تاسو - مونږ	}	"

(ف) ہر ایک صورت مذکورۃ الصدر میں ماضی استمراری کے تمام صیغوں پر لفظ به بھی زیادہ کردیتے ہیں۔ مثلاً راتلو به یا به راتلو۔ لګېدل به یا به لګېدل وغیرہ۔

ماضی توبیخی

یہہ وہ ماضی ہے جو مافات پر حسرت اور ندامت کے معنے دیتی ہے۔ اور توبیخ پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ - (۱) ماضی بعید میں لفظ بَه زیادہ کرنے سے بنتی ہے۔ مثلاً راتلل مصدر سے راغلیٰ بهٔ وهٔ (چلا آتا) یعنے افسوس کہ وہ نہیں آیا۔ یا یہہ کہ کیوں نہیں آیا۔ یعنے بہت برا کیا۔ ضرور آنا چاہئے تہا۔ اسکی تمام گردان ماضی بعید کی طرح ہے۔ الا لفظ بَه دونو جزوں کے بیچمیں رکھینگے۔

(۲) ماضی استمراری بہی ایک خاص صورت میں یعنے بحالت تاخیر لفظ بَه ماضی توبیخی کا معنے دیتی ہے۔ اور یہہ بات قرینے پر منحصر ہے۔ مثلاً راتلو به یعنے کیوں نہیں آیا استعمال سے یہہ باتیں بخوبی ذہن نشین ہوسکتی ہیں۔

ماضی امکانیہ

وہ ہے جو قدرت اور طاقت کے معنے پر دلالت کرتی ہے۔

قاعدہ

مصدر کے آخر تشدید کے بعد یائے مجہولہ زیادہ کرکے علامات ذیل آخر میں لگادیتے ہیں۔

متکلم		مخاطب		غائب	
جمع	واحد	جمع	واحد	جمع	واحد
شُوو	شُوم	شُوئ	شُوِي	شُول	شُو
بواو معروف		بیائے مشقلہ	بیائے مجہول	شوہ	بواو مجہول

مثلاً تلل (آنا) مصدر سے اسطرح گردان کرینگے۔

تللی شو۔ تللی شول۔ تللی شوِي۔ تللی شوئ۔ تللی شوم۔ تللی شوو

کبھی لام مصدری کو تخفیفاً حذف بھی کرکے (راتلی شو الخ) کہتے ہیں۔

ماضی مجہول

ہرایک ماضی میں لفظ شوِي باستثنائے ماضی استمراری مفعول اور علامت دونو کے بیچ داخل کرکے تینون جزونکی گردان کرتے ہیں۔ ماضی استمراری میں مفعول کے آخر لفظ کید و لگاکر دونو جزونکی گردان کرتے ہیں۔ مثلاً لید لی کید وبه۔

ماضی منفی

ہرایک ماضی میں لفظ نه زیادہ کرنے سے بنتی ہے جیسے پانه خید۔ رانه راغی پریوتی نه وه وغیرہ۔

فعل حال

(۱) جن مصدروں کے اخیر لفظ یدل ہے اُنمیں سے کبھی دل حذف کرنیکے بعد حال کا صیغہ بنجاتا ہے۔ مثلاً آوریدل سے آوری۔ پاخیدل سے پاخي۔ اوسیدل سے اوسی۔ تبنیدل سے تبنتی وغیرہ۔

اِلّا غائب میں مطلقاً (ی) معروف۔ اور مخاطب کیلئے واحد میں یائے مجہول۔ اور جمع میں یائے مشقلہ اور متکلم واحد میں میم۔ اور جمع میں واو معروف اخیر میں

پڑہا جائیگا -

(۲) کبھی اسکے بعد لفظ بڑي بڑہانے سے بڑہتا ہے - شلاً اُدریدل سے اُدریڑي کریدل سے کریڑي وغیرہ -

(۳) جن مصدرون کے اخیر لفظ وُل ہے - اُنیں سے کُلّیتہً - اور باقی مصادر سے غالباً باسقاط لام والحاق یائے معروف بنایا جاتا ہے مثلاً آچول سے آچوی آنڑول سے آنڑوی - رتل سے رتہی - تنہل سے تنہی - وغیرہ -

گردان فعل حال

غائب		مخاطب		متکلم	
واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
آدریڑی	اُدریڑي	اُدریڑی	اُدریڑیٔ	اُدریڑم	اُدریڑو
آوری	آوري	آوري	آوریٔ	آورم	آورو

پشتو زبان میں حال کے بہت سے صیغے خلاف القیاس آتے ہیں - جنکی صحت محض سماع پر موقوف ہے - اسلئے میں اُن سبکو علی الترتیب ذیل میں بیان کرتا ہوں -

مصادر	معانی	صیغہ ہائے حال	مصادر	معانی	صیغہ ہائے حال
آبیل	گوندہنا	آغڑی	بوتل	لیجانا	بوزی
آخیستل	لینا	آخلی	بیول	"	بیائی
آغستل		اُغندی	پیژندل	پہچانتا	پیژنی
آلوتل	اُڑنا	آلوزی	پریوتل	گرنا	پریوزی
آوبنتل	مبتلا ہونا	آوڑی	پرانیتل	کہولنا	پرانیزی
ایښل - کیخودل	رکہنا	ږدی	پریښل	چہوڑنا	پریږدی
ایستل	رکہنا	اُباسی	پیرودل	خریدنا	پیری
اُودل	بنتا	اُوِوِی	تلل	جانا	دَرومی - زي

ټوخل -	کھانسی کرنا	ټوخیږی	
جارېستل	{واپس کرنا / نے کرنا}	جارباسی	
ژړل -	رونا	ژاړی	
ختل -	چڑھنا	خیژی	
خندل -	ہنسنا	خاندی	
خوړل -	کھانا	خوری	
خیل -	دکھلانا	خائی	
ډنګل -	کودنا	ډانګی	
راتلل -	آنا	رازی	
راښکل -	کھینچنا -	راکاږی	
رغښتل -	لیٹنا	رغړی	
راوستل	لانا ذی روح کو	راولی	
رودل -	چگنا دودھ کا -	روي	
سملاستل -	سونا	سملی	
شول -	جلانا	سوزی / سیزی	
شکښتل -	تیرنا	سکنړی	
سپړدل -	اُدھیڑنا	سپړی	
غپل -	بھونکنا	غاپی	
زنګل -	بھولنا	زانګی	
غښتل -	مانگنا	غواړی	
لیدل - کتل -	دیکھنا	کوری - وینی	

کنودل / کنستل }	کھودنا	کنی
کښېوتل -	پہننا	کښیوزی
کښیناستل -	بیٹھنا	کښینی
کښېښتل -	پہنسانا	کښیوزی
لمبل	نہانا	لامبی
لوښتل -	الگ ہونا	لوړی
لوستل -	پڑھنا	لولی
لوستل -	پراگندہ کرنا	لوړی
نښتل	پھنسنا	نښلی
ننوتل -	گھسنا	ننوزی
موندل -	پانا	مومی
نغړدل -	نگلنا	نغړی
نغښتل -	لپیٹنا	نغړی
نیول -	پکڑنا	نیسی
مښل -	ملنا	مږی
وتل -	نکلنا	وزی
وژل -	مار ڈالنا	وژنی
مړل -	مرنا	مړی
ویل -	کہنا	وائی

فائده

کبھی اردو کی طرح ماضی کی جگہ یہ لحاظ محاورت

واستفہار فعل حال کا صیغہ مستعمل کیا جاتا ہے۔ مثلاً ما ولید چہ سړی ناجوړ دی۔ بیٹے اُسکو دیکھا کہ وہ بیمار ہے۔ زہ خبر نہ وُم چہ مکر کوئی۔ میں نہیں جانتا تھا۔ کہ وہ مکر کرتا ہے۔

(ف) کول۔ مصدر کے حال کے چند صیغے بھی خلاف القیاس آتے ہیں۔ چنانچہ

	غایب	مخاطب	متکلم
واحد	کوی۔ کړی۔ کي۔ کاند۔ کا۔ کَ	کوې۔ کړې۔ کې	کوم۔ کړم۔ کم
جمع	〃 〃 〃 〃 〃 〃	کوئی۔ کړئی۔ کئی	کوو۔ کو۔

حال مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے صیغوں کے اخیر لفظ کیږی لگا کر دونو جز کی گردان کرتے ہیں۔

گردان

نیولَی کیږی۔ نیولې کیږی۔ نیولَی کیږې۔ نیولې کیږئی۔ نیولَی کیږم۔ نیولی کیږو

حال امکانی

قاعدہ۔ صیغہ مفعول یا صفت کے اخیر لفظ شی لگاتے ہیں۔ اس میں پہلا جزو برحال رہتا ہے۔ اور دوسرا بدلتا جاتا ہے یعنی غائب میں مطلقاً بیائے معروف اور مخاطب واحد میں بیائے مجہول اور جمع میں بیائے ثقیلہ۔ متکلم واحد میں بحذف یا وزیادت میم اور جمع میں بزیادت واو معروف استعمال کیا جائیگا۔ مثلاً کول سے۔

	غایب	مخاطب	متکلم
واحد	هغه کولَی شی وہ کر سکتا ہے	نہ کولَی شې تو کر سکتا ہے	زہ کولَی شم میں کر سکتا ہوں
جمع	هغوی کولَی شی وے کر سکتے ہیں	تا سو کولَی شئی تم کر سکتے ہو	مونږ کولَی شو ہم کر سکتے ہیں

(ف) لام مصدری کو بغرض تخفیف حذف بھی کر دیتے ہیں مثلاً بیولَی شی سے بیوی شی وغیرہ

حال مستمر

جب کلمہ لکیادَی - صیغہ حال پر زیادہ کردیتے ہیں تو وہ استمراری بنجاتا ہے - اسوقت دونو جزوں کے برابر گردان کیجاتی ہے - مثلاً زيي سے گردان -

لکیادَی زيي - لکیادِي زيي - لکیائِي زيي - لکیائَی زیَّی - لکیایم زم - لکیایوزو

وہ جارہا ہے - وہ جارہی ہیں - تو جارہا ہے - تم جارہی ہو - میں جارہا ہوں - ہم جارہے ہیں

فعل مستقبل

(۱) صیغہ حال کے پہلے یا بیچمیں لفظ بہ زیادہ کرنے سے بنتا ہے جیسے راکا بزی سے راکابزی بہ یا رابہ کابزی (کھینچیگا) پریبزدی سے پریبزدی بہ - یا پری بہ بزدی (چھوڑدیگا) سملی سے سہ بہ ملی یا سملی بہ (سوجائیگا)

(۲) جو حال کے صیغے ترکیبی ہیں اُنمیں سے علاوہ قاعدہ بالا کے اسطرح بھی مستقبل کا صیغہ بنایا جاتا ہے کہ بزی علامت حال کو دور کرکے صفت کے آخر لفظ بہ شی لگادیتے ہیں اور کبھی لفظ بہ کو مقدم کرلیتے ہیں مثلاً ورکیبزی سے - ورک بہ شی - یا بہ ورک شي (گم ہوجائیگا) وغیرہ -

یاد رکھو کہ بہ کا زیادہ کرنا عام نہیں - کسی جگہ اول اور کسی جگہ بیچمیں اور کسی صیغے میں دونو جگہ صحیح ہوتا ہے - اور یہہ تمام سماع پر موقوف ہے -

(۳) بعضے صیغوں میں بہ کے ساتھہ اول یا بیچمیں (وُ) یعنے واو مضموم الحاقی بھی ضم کیجاتی ہے مثلاً گودی سے وُبہ گودی - رغیری سے وُبہ رغیری یا بہ وُرغیری - مگر جس صیغے کے اوّل الف ممدودہ ہو وہاں واو مفتوح ہوجائیگی - اور الف ممدودہ صرف الف ساکن رہجائیگا - جیساکہ ماضی مطلق میں بیان ہوچکا - مثلاً آخلی سے وابہ خلی -

(۴) کبھی بہ سے پیچھے ضمیر متصل مفعول یا فاعل بھی یعنے يُي وغیرہ زیادہ کیجاتی ہی جیسے

صیغے کی ہیئت میں کسیقدر فرق ہو جاتا ہے۔ مثلاً کبنیںوی سے کبنبي به ئی نوی (اُسے بٹھلائیگا) پریوزی سے پری به وُوٗ زی۔ (گرجائیگا) وغیرہ۔

(۵) مستقبل کے بعض صیغے خلاف القیاس بھی آتے ہیں۔ جیسے زی سے لاړ به شي۔ (چلاجائیگا) داذی سے دابه شي۔ کیږی سے وبه شي (ہو جائیگا)۔ اِسوقت گردان میں لفظ شي میں تغیّر ہوتا جائیگا۔

گردان		
واحد غائب - جمع غائب	واحد مخاطب - جمع مخاطب	واحد متکلم - جمع متکلم
وُبَه شي - وبه شي	وبه شِي - وُبَه شَئ	وُبه شم - و به شو
وہ ہو جائیگا - وے ہو جائینگے	تو ہو جائیگا - تم ہو جاؤگے	میں ہو جاؤنگا - ہم ہو جائینگے

مستقبل مجہول

قاعدہ۔ مفعول کے پہلے لفظ بَه علامت استقبال اور اُسکے آخر کلمۂ شي علامت مجہولیّت لگاکر دو نوجزونکی گردان کرتے ہیں۔ یہاں بھی واو الحاقی لبشر وطہا کلمہ بَه کے پہلے یا پیچھے بڑہائی جاتی ہیں۔ مثلاً نیول سے وبه نیوَلی شي (پکڑا جائیگا) یا بَه وُنیولیَ شي کہینگے۔

گردان مستقبل مجہول

	غائب	مخاطب	متکلم
واحد	هغه به وُنیولیَ شي وہ پکڑا جائے گا	ته به وُ نیولی شئ تو پکڑا جائے گا	زه به ونیولیَ شم میں پکڑا جاؤں گا
جمع	هغوی بَه وُنیولَي شي وے پکڑے جائینگے	تاسو به وُنیولَي شئ تم پکڑے جاؤگے	مونږ بَه وُنیو لی شو ہم پکڑے جائینگے

کلمہ شي غائب میں مطلقاً بیائے معروف۔ اور مخاطب واحد میں بیائے مجہول اور جمع

میں بیائے منقلہ اور متکلم واحد میں بحذفیت یا وزیادت میم اور جمع میں بزیادت واومعروف ہوگا اور مفعول کی (ی) وحدت میں لیّنہ اور جمع کیحالت میں بیائے معروف پڑہی جائیگی۔

مستقبل امکانی

قاعدہ۔صفت یا مفعول کے آخر کلمات امکانیہ جو ذیل میں ہیں لگاکر لفظ **بہ** جو علامت استقبال ہے زیادہ کردیتے ہیں اسمیں مفعول یا صفت کا صیغہ تغیر نہیں پائے گا۔

علامات امکان

واحد غائب	جمع غائب	واحد مخاطب	جمع مخاطب	واحد متکلم	جمع متکلم
شي	شي	شي	شئ	شم	شو

مثلاً وتل مصدر سے (نکلنا) وتلی بہ شی یا بہ وتلی شي دو طرح کہینگے۔

گردان مستقبل امکانی

	غائب	مخاطب	متکلم
واحد	هغہ بہ وتلی شي وہ نکل سکیگا	تہ بہ وتلی شي تو نکل سکیگا	زہ بہ وتلی شم میں نکل سکونگا
جمع	هغوی بہ وتلی شي وے نکل سکیں گے	تاسو بہ وتلی شي تم نکل سکوگے	مونږ بہ وتلی شو ہم نکل سکیں گے

فعل نفی

قاعدہ مستقبل کے صیغوں پر مطلقاً امکانی ہوں یا غیر امکانی لفظ نہ علامت نفی بڑہادیتے ہیں مثلاً دابہ شي سے دابہ نہ شي یا بہ دانہ شی اور درلشي سے دربہ نہ شي یا بہ درنہ شي دو نو طرح سے کہینگے۔ اِسکی گردان بعینہٖ مستقبل کی طرح ہے۔

مضارع

استقبال کی علامت یعنے بہ دور کرنے کے بعد مضارع کا صیغہ رہجاتا ہے (وُ) مضموم جس جس موقعہ پر مستقبل پر آتی ہے۔ مضارع میں بجا رہیگی مثلاً راغلم چہ وکورم

لاہم څه کورم چه جنگ کیږی۔ وغیرہ۔

امر حاضر

(۱) مصادرِ غیر وضعیہ میں سے تو صیغہ حال کے اخیر کی (ی) حذف کر کے واحد کیلیے ہائی مختفی اور جمع کے واسطے یائی مشقلہ آخر میں زیادہ کر دیتے ہیں مثلاً آنړول (چننا) سے آنړوه۔ آنړوئ اور آچول سے (ڈالنا) آچوه۔ آچوئ وغیرہ۔

(۲) امر کے بھی اکثر صیغوں پر واو الحاقی لبشروطہا بڑہائی جاتی ہے۔ مثلاً گوره۔ اور وګوره (دیکھ) لیږه۔ ولیږه (بھیج) وغیرہ۔

(ف) جس صورت میں واو الحاقی بڑہائی جاتی ہے امر مجرد ہو جاتا ہے۔ اور بدون اسکے امر استمراری رہتا ہے۔ لیکن اس واو کی زیادت یہاں بھی قیاسی نہیں۔ صرف سماع پر موقوف ہے۔

گردان امر مجرد		گردان امر استمراری	
واحد	جمع	واحد	جمع
ته ونیسه	تاسو ونیسئ	ته نیسه	تاسو نیسئ
تو پکڑ	تم پکڑو	تو پکڑتا رہ	تم پکڑتے رہو

(۳) امر کے صیغوں میں کبھی مفعول کی ضمیر آجاتی ہے مثلاً کښیباسه (پہننا) سے کښی ئی باسه۔ ننه باسه سے ننه ئی باسه۔

(۴) امر مجرد کے چند صیغے خلاف قیاس ہیں جو ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔ مبتدی کو غور سے دیکھنا چاہئیے تاکہ اسکو تبصرہ حاصل ہو۔

امر مجرد خلاف قیاس			امر استمراری قیاسی		
بوزه	(لیجا ذی روح کو)	بوزئ	بیایه	(لیجاتا رہ)	بیائی
سمله	(سوجا)	سملئ	سمله	(سوتا رہ)	سملئ
کیږده	(رکھ)	کیږدئ	ږده	(رکھتا رہ)	ږدئ

کیږه	(هوتاره)	کیږئ	شه	(هوجا)	شئ
ږه	(جاتاره)	ږئ	لاړ شه	(جا)	لاړ شئ
راږه	(آتاره)	راږئ	راشه	(آجا)	راشئ
وړه	(لیجاتاره)	وړئ	یوسه	(لیجاچیز)	یوسئ

اگرچہ بسبیل تبادل امر استمراری اور مجرد کے سبب صیغے ایکدوسرے کی جگہ استعمال ہوتے ہیں لیکن جہاں استمرار مطلوب ہوگا وہاں اُس معنے کے لئے مجرد کے صیغوں کا استعمال لایعنی ہوگا

(۵) مصادر ترکیبیہ یا غیر وضعیہ میں سے امر مجرد کے بنانے کا یہ قاعدہ ہے کہ صفت تامہ اور پوری اسم کے اخیر لازم میں تو واحد کیلئے شه اور جمع کیواسطے شئ بیائے مثقلہ۔ اور متعدی میں واحد کیلئے لفظ کړه یا اُسکے مترادف یعنے کا۔ که۔ ک اور جمع کے لئے کړئ یا کئ ہر دو بیائے مثقلہ لگا دیتے ہیں۔ مثلاً خوږېدل (زخمی ہونا) سے گردان

لازم		متعدی	
خوږ شه	خوږ شئ	خوږ کړه	خوږ کړئ

مصادر ترکیبیہ سے امر استمراری کے بنانیکا قاعدہ بعینہ ویسا ہی جیسا مصادر وضعیہ سے تھا۔ مثلاً

لازم		متعدی	
واحد	جمع	واحد	جمع
خوږېږه	خوږېږئ	خوږوه	خوږوئ
تو میٹھا ہوتا رہ	تم میٹھے ہوتے رہو	تو میٹھا کرتا رہ	تم میٹھے کرتے رہو
مړېږه	مړېږئ	مړوه	مړوئ
تو مرتا رہ	تم مرتے رہو	تو مارتا رہ	تم مارتے رہو

امر مجہول

یہ بھی دو طرح کا ہوتا ہے۔ مجرد اور استمراری۔ اور دونو کے بنانیکا قاعدہ علیحدہ علیحدہ ہے

(۱) امر مجہول مجرد کا یہہ قاعدہ ہی کہ اُسی مصدر کے مفعول کے آخر لفظ شَہ واحد کے لئے اور شئ صیغہ جمع کیواسطے لگا دیتے ہیں۔ اسوقت واو الحاقی بہی اکثر داخل ہوتی ہے۔
(۲) اور استمراری کیواسطے بجائے لفظ شَہ لفظ کیبرہ استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً لیدل مصدر سے (دیکھنا)

گردان	
امر مجرد مجہول	امر استمراری مجہول
واحد: وُلید لیِ شَہ۔ (تو دکھا یا جا) — جمع: وُلید لی شئ (تم دکہائے جاؤ)	واحد: لید لی کیبرہ (تو دکھلا یا جایا کر) — جمع: لید لی کیبرئ (تم دکھلائے جاتے رہو)

امر استقبالی

پشتو زبان میں بلحاظ وقوع دو طرح کا امر ہوتا ہے ایک امر حالی جسکا تعلق زمانۂ حال سے ہوتا ہی اور جو متعارف ہے اور سب زبانوں میں آتا ہی۔ دوسرا امر استقبالی جسکا اثر زمانۂ آیندہ میں ظاہر ہوگا۔ فارسی اور اور زبانوں میں اگرچہ اسکے صیغے موجود ہیں جنکا معنے اور مذاق اہل زبان سمجھتے ہیں لیکن گرامر میں اُسکا علیحدہ نام کسی نے نہیں رکھا اور نہ غور سے دیکھا ہے۔ بلکہ اور صیغوں کے ذیل میں داخل کردیا ہے مثلاً لفظ بکُنی ٹھیک امر استقبالی کا صیغہ ہے جسکو مضارع میں ملادیا ہے کیونکہ بکن کا یہہ معنے ہے کہ ابھی یہہ کام کر۔ اور جب آیندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنیکے لئے حکم دینگے تو وہاں ضرور بکُنی ہی کہینگے۔ چنانچہ فردا بکُنی یا حالا بکن۔ امر حالی تو بیان ہوچکا امر استقبالی کے بنانے کا قاعدہ یہہ ہی۔

قاعدہ۔ امر حالی کے اخیر کی (اَ) کو (ی) یائے مجہول سے بدل دیتے ہیں۔ لیکن امر استقبالی کا صیغہ استعمالاً صرف واحد حاضر میں منحصر ہے۔ مثلاً نن لادشَہ سے صبا لاڑشئ۔ اوس وُخورہ سے بیا وُخوری (پہر کہالینا)، کینبینہ اب بیٹھ کینبینی پہر بیٹھ

جانا - وغیرہ -

امرِ غائب*

قاعدہ - صیغۂ امرِ حاضر کے ساتھہ (دِ) دال مکسور لگاتے ہیں اور یہہ علامت کبھی پہلے کبھی آخر کبھی بیچمیں آتی ہے مثلاً **ودِ کوری یا هغه دِ وګوري یا وګوري دِ** یعنے وہ دیکھے یا اُسکو دیکھنا چاہیئے -

امرِ متکلم

وہ ہے جسمیں متکلم کسی کام کے کرنیکی اجازت حاصل کرنیکی استدعا اور خواہش ظاہر کرتا ہے - یعنے میری نسبت کیا حکم صادر فرماتے ہیں اسمیں ایک طرح کا استفہام بھی ہوتا ہے - عربی اور فارسی اور اور زبانوں میں اسکو تغلیباً امرِ غائب کے ذیل میں داخل کر دیا ہے -

قاعدہ مرکبات میں سے توصیفات کے آخر لفظ **شم** واحد اور **شُو** جمع کے واسطے زیادہ کرنے سے بنتا ہے - جیسے **کوزشم - کوزشو** - اور باقی مادوں میں امرِ حاضر کے آخر بعد حذف (ہ) ہیم اور واو معروف زیادہ کرتے ہیں -

نہی

قاعدہ - صیغۂ امرِ عام قیاسی پر لفظ **مَه** زیادہ کرنیسے نہی کا صیغہ بنجاتا ہے - جیسے **زه** سے **مه زه** - **خوره** سے **مه خُوره** - وغیرہ -

اِس صورت میں واوِ تجرید یعنے واوِ الحاقی ہرگز زیادہ نہیں کیجاتی - اور نہ امر کے خلاف القیاس صیغے استعمال میں آتے ہیں - مثلاً **بوزه** سے **مه بوزه** نہیں کہہ سکتے -

مرکبات میں صفت کے بعد نہی کی علامت لگاتے ہیں - جیسے **مه خوږېږه** سے **خُوږ مَه شه** - نہی کی علامت مؤخر بھی ہو جاتی ہے - مثلاً **کوره مه** -

---

*یہہ بھی دو طرح ہوتا ہے - استمراری اور مجرد - جسوقت واوِ تجرید اسپر زیادہ کیجاتی ہے امرِ غائب مجرد ہوجاتا ہے اور بدون اسکے امرِ غائب استمراری ہوتا ہے مثلاً دِ کوري وہ دیکھتا رہے -

امرونہی دُعائی

امرونہی کے صیغے کبھی دُعا کے محل میں مستعمل ہوتے ہیں اسوقت اُنکی ہیئت میں کچھہ فرق آجاتا ہے۔ نہی تو اصلی حالت پر رہتی ہے اور امر کیلئے صفت یا اسم کے اخیر لفظ شي اور اوسکے مختلف صیغے بڑھا دیتے ہیں۔ الّا مخاطب اور غایب میں دِ یعنے ایک دال مکسور زیر زیادہ کردیتے ہیں۔ مثلاً گردان

لویٔ دِشي۔ لوی دِشي۔ لوئ شي۔ لوی شئ۔ لویٔ دِشم۔ لویٔ دِشو

الٰہی وہ بڑا ہوجاے۔ الٰہی وہ بڑی ہوجاوے۔ تو بڑا ہوجائے۔ تم بڑی ہوجاؤ۔ میں بڑا ہوجاؤں۔ ہم بڑے ہوجاوین

نہی دعائی

صفت یا اسم کے اخیر واحد میں مَه شي بیای مجہول اور جمع میں بیای ثقیلہ زیادہ کردیتے ہیں مثلاً ستہری مَه شي۔ ستہری مَه شئ (الٰہی ماندہ نہوجیو)

خواص فعل متعدّی

(۱) فعل متعدی ماضی میں فعل کی تذکیر اور تانیث اور افراد و جمعیت بلحاظ مفعول کے ہوتی ہیں۔ مثلاً لیدل مصدر سے

مونث	مذکر
ماهغه ښځه وُليدَه مونږ هغه ښځې وليدې۔	هغې ښځې دا سړی وليد هغو ښځو دا سړی وليدل

(۲) جگہ حالت افراد میں فعل متعدی کا جمع مذکر ہونا)

(۱) فعل متعدی کا مفعول جب ایک عام چیز ہو اور اُسکا ذکر نہ کیا جاوے تو اُسوقت فعل بصیغہ جمع آئیگا مثلاً ما او زيد ليدي (میں نے سنا ہے) ماليدلي دي (میں نے دیکھا ہے) چا ويلي دي (کسنے کہا ہے)

(۲) جب مصدر مفعول واقع ہو تو بھی فعل جمع مذکر ہوگا مثلاً هغه كښل كړي دي

(اُسنے دشنام دہی کی ہے) تا لنبلي دي (تونے غسل کیا ہے) دَ دَه کمبل زده دي (یہہ لکھنا جاتا ہے) ستا قتل ما ليدلي دي (تیرا جانا مینے دیکھا ہے)۔

(۳) څوک - څه - هيڅ - لږ - بنه - بَد - اور اور جیسے کلمات عامہ مفعول واقع ہوں تو بھی فعل جمع مذکر ہوگا - مثلاً څو دِ آخستي دي (تونے کتنا لیا ہے) څه ئې ليدلي دي (اُسنے کیا دیکھا ہے) هيڅ نه دي - (کچھہ نہیں) هغه بنه کړيدي (اُسنے اچھا کیا ہے) تا بد ويلي دي - (تونے بُرا کہا ہے)۔

(۳) فعل متعدی ماضی کا فاعل ہمیشہ ضمایر میں بجائے زه - ته - هغه (بہائے مختفی) کی ما - تا - هغه بہائے خفی ہوگا - اور اسمائے استفہام سے بجائے څوک کے چا - اور اسمائے اشارات سی بجائے دا کی مذکر کے لئے ده بہائے خفي - اور مونث کے لئے دِ ي بیائے مجہول آیگا - اور مفعول کی علامتیں بھی انہی اسمائے مخصوصہ مذکورۃ الصدر پر آئینگے - مثلاً

ما - تا - هغه } وليد - ليدلی دی - ؤه - به وی - که وی -
چا - ده - دِ ی

ما ته مجھ کو تا ته تجھ هغه ته اُسے چا ته کسی ده ته - اِسے دی ته اِس عورت کو

(۴) جب فعل کے دو مفعول ہوں تو فعل کی تذکیر اور تانیث اور وحدت اور جمعیت بہ لحاظ دوسرے مفعول کے ہوگی - مثلاً

	واحد	جمع
مذکر	هغه يو ښځې ته کنډول ورکړ اس شخص نے ایک عورت کو ایک پیالہ دیا	هغه دری ښځوله دری کالی ورکړل اُس شخص نے تین عورتوں کو تین زیور دئے
مونث	هغه دری سړو ته يوه ډوډۍ ورکړه اُس شخص نے تین آدمیوں کو ایک روٹی دیدی	تا سړو ته څلور ډوډۍ ورکړې تونے آدمیوں کو چار روٹیاں دیدیں

(۵) جب فعل متعدی کے دو مفعول یا زیادہ بر سبیل عطف ہوں تو فعل کی تذکیر اور تانیث

اور وحدت وجمعیّت بہ لحاظ اُس مفعول کے ہوگی جو فعل کے قریب ہے۔

(۶) فعل متعدی ماضی کا فاعل جب ایسا اسم مفرد ہو جسکے مذکر کا صیغہ ہائے ملیّنہ اور مونث کا ہائے مختفی ہو تو حالت وحدت میں بھی جمع کا صیغہ مستعمل کیا جایگا۔ یعنے مونث کی (ہ) یائے مجہول سے اور مذکر کی یائے ملیّنہ یائے معروف سے مبدّل ہو جائیگی اور جمع کیحالت میں دونو یائیں (و) واو مجہول سے بدلینگے جیسا کہ حروف مغیّرہ کے ساتھ ہوتا ہے اور ان اسماء کا بوقت لحوق علامت مفعولیّت کے بھی یہی حال ہوگا مثلاً

	واحد	جمع	
مونث	هغې ښځې - هغو ښځو		وَ و هلم۔ وهلّی یم۔ وهلی وُم
مذکر	هغه سړی۔ هغو سړو		که وهلی۔ به وهلم۔ وهلی دَي
	هغې ښځې ته۔ هغو ښځو ته		وکوره
	هغه سړي ته۔ هغو سړو ته		

(۷) فعل متعدّی بہ لحاظ فاعل کے سب حالتوں میں یکساں رہتا ہے۔ اسکی تصریف نہیں ہوتی۔

واحد		جمع	
هغه	ـ	هغوی	ولید
هغې	ـ	″	
تا	ـ	تاسو	
ما	ـ	مونږ	

بحث حروف

حروف جارہ

(۱) کښې - په کښې - (بمعنے بیچ) ظرفیّت کا معنے دیتے ہیں کښې مجرور سے موخّر آتا ہے - لیکن په کښې - بصورت ترکیبی خاص بحالت محذوفیّت مجرور مستعمل ہوتا ہے - جیسا په کښې کښېنه یعنے اُسمیں بیٹھ - اور بصورت تحلیلی جارہ ہوتا ہے - اِس صورت میں

گویا حرف (پہ) ظرفیت کا فایدہ دیتا ہے۔ اور لفظ (کښی) اسکے بعد بطور مفسر ذکر کیا جاتا ہے جیسے پہ کور کښی ناست دي۔ گھر میں بیٹھا ہے۔ ایسے محل پر کښی حذف بھی ہوسکتا ہے۔ (۲) پہ۔ باندِ۔ باندی بمعنے (اوپر) استعلا کیلئے آتے ہیں۔ لیکن پہلا پہلی۔ اور دوسرا پیچھے آیا کرتا ہے جیسے پہ سر۔ سر باندِ (سر پر) کبھی باندِ۔ پہ کا مفسر ہوتا ہے۔ جیسے پہ لاس باندِ پہ۔ اکیلا ظرفیت کا معنے بھی دیتا ہے جیسے۔ پہ غار ننوت۔ سوراخ میں گھس گیا۔

(۳) پَرِ۔ پِې۔ پۀ۔ (بمعنے اُسپر) یہہ بھی استعلا کا فایدہ دیتے ہیں۔ لیکن خاص محل پر مستعمل ہوتے ہیں۔ جہاں مجرور محذوف ہو۔ جیسے پرکیږدہ۔ یعنے اُسپر رکھدی۔ کبھی لفظ دَ پاسَ۔ باندِ۔ انکے بعد بطور مفسر آتا ہے۔

(۴) لَہ۔ نَہ۔ بمعنے (سی) تجاوز اور ابتدا کے معنوں میں مستعمل ہوتے ہیں۔ لیکن پہلا مجرور سے پہلے اور دوسرا اُسکے پیچھے آتا ہے۔ اور لہ کی مجرور مفرد مذکر کے اخیر زبر پڑھی جاتی ہے مثلاً لہ کورَ بهر وُوت (گھر سے باہر نکل گیا) کبھی نہ اسکی توضیح کرتا ہے۔ اسوقت لہ کی مجرور پر زبر نہیں پڑھی جاتی جیسے لہ کوڑنہ وُوت۔ (دَ) بھی خٹکوں کی زبان میں لہ کا معنے دیتا ہے جیسے دَ غرَ راکوزشُہ۔ پہاڑ پر سے اُترا۔

(۵) ترِ۔ تِې۔ تۀ۔ نِتۀ (بمعنے اُس سے) یہہ بھی پہ کښی۔ اور پرِ کیطرح جار و مجرور دونو کی جگہ اکیلی استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہی تینوں لفظ خاص طرح کے ہیں۔ جنکی نظیر بغیر پشتو کے اور زبانوں میں نہیں پائی جاتی جیسے قلم ترِ واخلہ۔ (قلم اُس سے لے لو) تنۀ پښتنه وُکړہ۔ اُس سے پوچھو خٹکوں کی زبان میں لفظ څِنې۔ تر کا مترادف ہے

(۶) سَرَہ۔ (ساتھ) معیت کا فایدہ دیتا ہے جیسا ھغہ سَرَہ (اسکے ساتھ) کبھی اسکے پہلے وَڑ۔ دَڑ۔ را۔ جو ایک طرح کی ضمیریں ہیں بلکہ وَڑ سَرَہ (اسکے ساتھ) دَڑ سرہ (تیرے ساتھ) مرا سَرَہ (میرے ساتھ) پڑہا جاتا ہے۔

(۷) لرَہ۔ لَہ۔ دَ پارہ۔ (واسطے) براہیت کا معنے دیتے ہیں۔

مجرور کے اخیر آیا کرتی ہیں - جیسے هغه له - ما لره - تا دَ پاره -
(ف) له کے پہلے ضمایر ثلثہ مخففہ کے ملنے سے وَله (اُسی)، دَله (تجھے) راله (مجھے) بنجاتا ہے - اصل میں یہہ له - لره کا مخفف ہے -
(۸) تر - پورې - (تک) انتہا کیلئے آتے ہیں - استعمال میں (تر) مجرور سے پہلے اور (پورې) پیچھے آتا ہے - اور دونو کے مجرور پر زبر پڑھی جاتی ہے - مثلاً تر کورَ - کور پورې (گھر تک) کبھی پورې - تر کا مفسر ہوا کرتا ہے جیسے تر ښارَ پورې (شہر تک)
(۹) لا - خاص موقعہ پر انتہا کے معنے میں مستعمل ہوتا ہے - اصلمیں یہہ حرف تراوس کے معنے دیتا ہے جیسے لانه دی راغلی (ابھی نہیں آیا) اسیواسطے اُسکا مفسر تراوس آیا کرتا ہے مثلاً لا تراوس ناست دی - (ابتک بیٹھا ہوا ہے) کبھی مزید توضیح کیواسطے لفظ (پورې) بھی اُنکے اخیر بڑھا دیتے ہیں - کبھی - لا - کے معنے (باوجود اسکے) (معہذا) کے ہوتے ہیں مثلاً لا خوشحال نه دی - یعنے باوجود اسکے پھر بھی وہ خوش نہیں - فی الواقع یہہ بھی جار مجرور دونو کی جگہ اکیلا کام دیتا ہے - اور یہہ چوتھا حرف ہے -
(۱۰) راسې - ابتدائی زمانے کیلئے آتا ہے - اسکا مجرور ہمیشہ مقدم ہوتا ہے اور اُسکے آخر زبر پڑھی جاتی ہے جیسے پرونَ راسې نه مې دی لیدلی (پرسوں کل سے اُسکو نہیں دیکھا ہے) عربی زبان میں اس لفظ کی نظیر مُنذُ اور مُذْ ہے مثلاً ما رأیتُه مذ یومین (یعنے اُسکو دو دن سے نہیں دیکھا ہے) لسانی فارسی میں بھی اسکے لئے ایک خاص لفظ یعنی رفطره ہے مثلاً کہتے ہیں کہ (دیروز فطره اورا ندیده ام) یعنے کل سے پہلے اُسے نہیں دیکھا -
(ف) جن اسماء پر زبر پڑھی جاتی ہے کبھی اُنکے اخیر ہائے مختفی بغرض اظہار حرکت لکھ دیتے ہیں - جیسے پرونه راسې وغیره -

کلمات تاکید و مبالغه

(۱) ټول - وَړه - له خیلی - له واره - په کره (سب کے سب) استغراق اور تعمیم کا فایدہ دیتی ہیں - اُنکے مقابلے میں ځینی ځینی - اور ځواك ځواك خال خال

یعنے کوئی کوئی) چرنہ چرنہ (کہیں کہیں) گلہ کلہ (کبھی کبھی) یو نیم ایک آدہ (کوئی نہ کوئی) بولے جاتے ہیں -

(۲) خُو - بنچہلہ - پہ خان (بذاتہ - خاص وہ) جیسے هغه خونه دی راغلی دهغه خوئ راغلی دی - یہاں خُو - لفظ خود کا مخفف ہے -

(۳) تک - بحرکت بین بین خاص رنگونکی تاکید کرتا ہے - شلاً تک تور (بالکل کالا) تک سپین (نہایت ہی سفید) تک شین (بالکل ہرا) تک زیر (بالکل زرد) تک سور (بالکل لال) یہہ لفظ ان ہی رنگوں میں منحصر ہے -

(۴) غُت - غُتّہ - صرف لفظ نیم - نیمه - سر - خپ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے شلاً غُت نیم (بالکل آدہا) غُتنه - نیمه - شپه (ٹہیک آدہی رات) غُت سری تر پریکر (بالکل اُسکا سر کاٹ دیا) یعنے کچھ بھی نہ چھوڑا -

(۵) جلک - بحرکت بین بین صرف لفظ جوړ کی تاکید کرتا ہے - شلاً جلک جوړ دی - (بالکل تندرست ہے)-

(۶) تکنړه - تکنړی - صرف لفظ غارمه کے ساتھ آتے ہیں شلاً تکنړه غرمه (ٹہیک دوپہر جسوقت آفتاب سمت الرّاس پر ہو جسکو عربی میں قایم الظہیرہ کہتے ہیں

(۷) قلاره - صرف لفظ شُومه کی تاکید کرتا ہے شلاً شُومه قلاره راغی (یعنی رات کے ایسے وقت آیا کہ سب لوگ دم ہو گئے تھے) اصلمیں یہہ دو نو لفظ شام - اور قرار کے بگڑے ہوئے ہیں - (۸) بُرق - بہلہ بُہہنہ صرف لفظ سپین کی تاکید کرتا ہے جیسے سپین برق دی (یعنے اسقدر سفید ہے جسکی طرف دیکھ نہیں سکتے) اس لفظ کا اصل برق ہے -

(۹) تم - صرف لفظ تور کی تاکید کیا کرتا ہے جیسے تور تم دی (یعنے اس قدر تاریک ہے جس میں کچھ نظر نہیں آتا)

(۱۰) تپ - صرف لفظ گونګ (بہرا) ړوند (اندہا) کے ساتھ - لیکن مقدم آتا ہے جیسے تپ ړوند دي (بالکل اندہا ہے جسکو کچھ نظر نہیں آتا) اور تپ کونړ دي

(دیورا بہرا ہی جسکو کچھہ سنائی نہیں دیتا)

(۱۱) تپر کړ شپ - یہہ دو لو لفظ صرف لفظ زوړ (بوڑہا) کی تاکید کرتے ہیں جیسے زوړ تپر (بہت بوڑہا) پیر فرتوت - زوړ کړ شپ۔ ایسا بوڑہا جسکے مونہہ میں ایک دانت بہی نہ ہو۔

(۱۲) دکوکو - بواو اول معروف وثانی مجہول صرف لفظ لیوني (دیوانہ) کی تاکید کرتا ہے مثلاً دکوکو لیوني - یعنے سخت دیوانہ جسکا جنون مُطبق ہو۔

(۱۳) دچ کو - صرف لفظ کوني - کی تاکید کرتا ہے جیسا دچ لو کوني یعنے مفعول مطلق غیر مختص لواحد - یہہ پشتونوں کی ایک مشہور گالی ہے۔

(۱۴) سخ - صرف لفظ سوړ (ٹہنڈا) کی تاکید کرتا ہے جیسے سوړ سخ یعنے بالکل ٹہنڈا جس میں ذراسی گرمی بہی نہو۔

(۱۵) کسکر - لفظ اُوچ (خشک) کے ساتھ مختص ہے جیسے اُوچ کسکر یعنے نہایت سوکہا جو بالکل سپید ہوجاوے

(۱۶) زهر - صرف لفظ تریخ (کڑوا) کے ساتھ آتا ہی جیسے تریخ زهر - یعنے ایسا تلخ کہ جسکو کہا نہ سکیں

(۱۷) فرونت - صرف لفظ تریو (کہٹا) کے ساتھ مخصوص ہے جیسے تریو فرونت - کہٹا چور - بہت ہی ترش

(۱۸) هپ وخردي - یعنے خالص گدہا ہے - نِرا اُلو ہے۔

(۱۹) تور - فقط لفظ تش (خالی) کی تاکید کرتا ہے جیسے تش تور یعنے بالکل خالی جس میں کچھ بہی نہ ہو۔

(۲۰) لغړ - صرف لفظ برېنډ کی تاکید کرتا ہی جیسا برېنډ لغړ یعنے بالکل برہنہ - ننگا بہبوت لسان حال فارسی میں اس موقعہ پر (لخت ولوت) بولتے ہیں۔

(۲۱) دریان - صرف لفظ حیران - کی تاکید کرتا ہے جیسے حیران دریان ودرید یعنے ششدر کہڑا ہو گیا - اسکی جگہ هك بك بہی آتا ہے۔

(۲۲) سوټ - لفظ بوټ (بمعنے ترش پیشانی) کی تاکید کرتا ہی جیسا سوټ بوټ ولاړ دی یعنے سخت روٹہا ہوا کہڑا ہی - یہہ لفظ ایک اور محل پر استعمال ہوتا ہے جیسے سوټ بوټ یې ونړه - یعنے خوب کسکر اسے باندہا۔

(۲۳) کنگل - صرف لفظ (یخ) کی تاکید کرتا ہے جیسے یخ کنگل دی یعنے نہایت ٹھنڈا ہی جسکو استعمال نہیں کرسکتے -

(۲۴) خُوشت - صرف لفظ لُوند (یعنے گیلا) کی تاکید کرتاہی چنانچہ لُوند خُوشت یعنے ایسا گیلا کہ گویا اُس سے پانی ٹپکتا ہے -

(۲۵) پَر - صرف لفظ غُوړ کے ساتھ آتاہی جیسے غُوړ پَر - یعنی ایسا چرب جس سے چکنائی ٹپکتی ہے

حروف تکیہ کلامی

(۱) کنَہ - اکثر اخیر میں آتاہی جیسا کښینہ کنَہ (بیٹھ جا) اصلمیں حرف تردید اور حرف نفی سی مرکب ہی -

(۲) خُوچہ - یہ کلمہ کبھی پہلے آتاہی کبھی اخیر میں جیسے کښینہ خُوچہ (یعنے بیٹھ تو سہی) - بعضے مقامات میں حقارت کا فایدہ بھی دیتاہی اُسوقت اکثر مقدم ہوا کرتاہی مثلاً خُوچہ داخہ وائی یعنے واہیات بکتا ہے -

(۳) خُو - اکثر کلمے کے بیچمیں حایل ہو جاتاہی مثلاً تہ راخُوشہ (آتو سہی) نہ ننہ خو وُوزہ - (نو گھس تو سہی)

(۴) باري - بیائے مجہول - مثلاً خہ باري (چلا جا) باری راشہ (چلا آ) باری وَرشہ (اسکو پاس چلا جا)

(۵) جُوړ - مثلاً جُوړ کښیناست (بیٹھ ہی گیا)

(۶) نُو - جیسے وُدرید نُو (کھڑا ہوگیا) نہ زي نو جاتاہی نہیں -

(۷) یَرہ - مثلاً یَرہ دیروران سړي دي - (بہت ہی خراب آدمی ہے)

کلمات تنبیہ و توبیخ

بس کَہ - ھان - بیرتہ - پھَم کَہ - بیدارشہ - ھلّہ - پوہ شَہ - مَہ - یَہ - ھَیٔ - ھُنَہ -

حروف تمنّا

کشکری کہ - کشکہ -

کلمات شک و افتراض

(۱) جوړ - مثلاً جوړ فلانکی دی (شاید فلانا ہے) - (۲) به وي - مثلاً هغه به وی (شاید وہ ہوگا) - (۳) بُوَبه - مثلاً بُوَبه چه راشي (یعنے خداجانے کب آیگا - (۴) بنائی - مثلاً بنائی چه واخلي - ممکن ہے کہ نہ لے) (۵) خدائی خبر (کیا معلوم) (٦) خدائے زده - کیا کہیں - (۷) کوندِ - مثلاً کوند راغلي وي (شاید آیا ہو) (۸) کنړه - مثلاً کنړه وادِنه خلي - فرض کر کہ وہ نہ لے - (۹) هدو - مثلاً هدو رادِنه شي - فرض کر کہ وہ نہ آوے - تو پہر کیا ہوگا -

کلمات تیقّن

(۱) اُو (۲) بی شک (۳) ربینتیا (۴) خدائی بُدو - مثلاً اُوته دروغ وائی - بے شک تو جہوٹ کہتا ہے - وغیرہ -

کلمات تحضیض

جو کسی کام پر سرگرمی دلانے کے محل پر استعمال کیجاتی ہیں -

(۱) هلّا - مثلاً هلّا ریل روانیږی (جلدی کر ریل جاتی ہے) (۲) الا الا - پٹہنون لوگ اکثر دہاوی اور انبوہ عظیم اور حشر اور اور سخت کاموں میں اس کلمہ کو استعمال کیا کرتے ہیں - اور یہہ دونو لفظ عربی الاصل ہیں -

کلمات تحسین

شاباش - آپرین - اصلیں دونو شاباش اور آفرین کے بگڑے ہوئے ہیں -

کلمات تنفرین یعنے جو طعن لعن اور پہٹکار کے موقعہ پر بولی جاتے ہیں

آخ - آخنس - پتی موشه - لړی - چخّ - میرات شه - وجاړ شه - اکثر یہہ کلمات عورتوں کے استعمال میں آتے ہیں - مردونکی بول چال میں کم پائے جاتے ہیں -

کلمات تحذیر

جو کسی امر مخوف سے بچانے اور کسی موذی چیز سے پرہیز کرانیکی موقعہ پر استعمال کیجاتی ہیں -

اسکے لئے دو لفظ ہیں (۱) هُورته - یعنے بچو - (۲) راشه - جب نہی کے صیغے پر داخل ہتا ہو ہو تو یہہ معنی دیتا ہے - جیسا رحمٰن سرہنڈی کہتا ہے ۵ راشه مه کوه لَه چا سره دِ جفا - یعنے ظلم سے بچ -

کلمات حسرت و تأسّف

وہ کلمے ہیں جو کسی شئے پر افسوس کرنیکے وقت بولے جاتے ہیں -

وَخ - وش - وَئ - ارمان - توبه - پُوف - اُف - الله - هرکوره

مثلاً هرکوره چه لاس مِ نه رسي - افسوس کہ میرا ہاتھہ نہیں پہونچتا -

کلمات تعجّب و انبساط

جو خوشی یا تعجّب کے موقعہ پر بولے جاتے ہیں - اَخ - اِي هي - آها - واه -

کلمات ربط

	غائب		مخاطب		متکلم	
مذکر	دَې	دي	يِئ	ئي	يم	يُو
	یائے ملیّنه	یائے معروف	یائے مجهول	یائے مشقّله	میم ماقبل مبہم	واو معروف
مؤنث	دَه	//	//	//	//	//

ثشته اور نِشته یا نیشته - یہی جو اصلمیں نه شته ہے ربط کے کلمے ہیں - اِلّا پہلے کو اثبات اور دوسرے کو نفی میں استعمال کرتے ہیں - درحقیقت یہہ دونو فارسی کے دو کلموں ہست اور نیست سے بنائے گئے ہیں -

(ف) ثشته اور دَي - میں یہہ فرق ہے - کہ

(۱) ثشته - وجود شی کی نسبت استفہام اور جواب استفہام میں مستعمل ہوتا ہے - مثلاً کو لہ کښې څوك ثشته (گھر میں کوئی ہے) یا کوزه کښې اُوبه ثشته (کوزی میں پانی ہے) کے جواب میں اُو ثشته (ہاں ہے) - یہاں دَي نہیں کہہ سکتے - کبھی انکے آخر دي کو بغرض تاکید زیادہ کرکے ثشته دَي اور نشته دي کہتے ہیں -

(۲) شته - صرف غایب میں مستعمل ہوتا ہے - اور دَي عام ہے -
(۳) شته - مفرد اور جمع دونوں کیواسطے برسبیل اشتراک بولا جاتا ہے - اور دَي کی گردان ہوتی ہے - مثلاً هغه شته - هغوئ شته -
(۴) شته فعل تامہ کی جگہہ ہی آتا ہے اور دَی ناقصہ کے موقعہ پر بھی استعمال ہوتا ہے -

حروف مغیّرہ

وہ کلمات ہیں جو کلمات مخصوصہ کی ہیئت میں ہوافقہ مخصوصہ پر اپنی محاورت کے لحاظ سے کسیقدر تغیر معیّنہ پیدا کرتے ہیں - وہ یہہ ہیں - (۱) حرف اضافت یعنے (دَ) دال مفتوح - (۲) حروف جارہ جو بیان ہوچکے - (۳) علامت مفعول یعنے لهٔ نه (۴) حروف ندا - یعنے اُو - اَئ وغیرہ - (۵) بعض ظروف جیسے سرَه (ساتھ) څخه - (پاس) - لاندِ (نیچے) وغیرہ -

تابع مغیّرہ

یعنے وہ امر جو جاری مجری حروف مغیّرہ اور عمل تغیّر میں اُنکی طرح ہو وہ صرف ایک چیز ہی یعنے فاعلیت فعل متعدّی ماضی اسماء مخصوصہ کے لئے -

عمل حروف مغیّرہ

(۱) جب مصادر - اعداد - اسمائے جنس اور نیز اُن جموع مذکّرہ و مؤنثہ کے ساتھ جنکی اخیر یائے معروف و یائے مجہول ہوں استعمال کئے جاویں تو اُن سب کے اخیر وا مجہول پڑھی جائیگی اور نیز جس مفرد مذکّر کے اخیر یائے ملیّنہ ہو وہ بصورت جمع - یعنی بیائے معروف - اور جس مفرد مونّث کے آخر ہائے مختفی ہو بیائے مجہول یعنے بصورت جمعیّت ملفوظ و مکتوب ہوگا -
(۲) جس اسم مفرد کے آخر یائے معروف ہوگی حروف مغیّرہ کے آنیسے منقلب ہوجائیگی - مثلاً سُوَرلي - خپلولي - رښتینولي سے دسورلَيّ - خپلولي له قبلَ - رشتینولَیّ دَ پاره کہینگے -
(۳) اکثر اسماء جیسے بلنون - لرمون - زنکون - ژوندون - نمونتر کی واو

حروف مغیرہ کے سبب الف سے بدل جاتی ہے اور انکی اخیر ایک (ہ) زیادہ کر کے لرمانہ
زنکانہ - ژوندانہ - نمانزہ - کہتے ہیں -

حروف قسم

پہ - بہ و - ہیں - الا پہلا مُقسم بہ کے پہلے اور دوسرا پیچھے آتا ہے - جیسے پہ پیغمبر -
(پیغمبر کی قسم) پہ خدائی (خدا کی قسم) اور خدائی بہ و - کبھی دونوں ملکر آتے ہیں -
جیسے پہ پیربابا بہ و (یعنے سید ابو علی ترمذی المعروف بہ پیربابائے بنیر وال) کی قسم ہے -

حرف بیان

چہ - مفرد یا جملہ کے بعد آکر ما قبل کا بیان کرتا ہے جیسے داخبرہ چہ تہ وائی زہ نہ منم
یہ بات جو تو کہتا ہے میں نہیں مانتا - خوشحال خٹک کہتا ہے -
نہ چہ داسی پہ غوغا دروحی سیلاب + داسی وَلِّی پہ یو دم کبنں شی کرباب

حروف تعلیل

(۱) ځکّہ - (اسلئے) مثلاً ځکّہ لاړم چہ تہ رانہ غلی - اسلئے میں چلا گیا - کہ تو نہ آیا -
(۲) وَلِّی - (کیونکہ) مثلاً لا نہ شوم وَلِّی چہ دی نہ وُہ - میں نہ گیا کیونکہ یہہ نہ تھا -
(۳) چہ - (تاکہ) مثلاً ځم چہ ئې لچلا کړم - میں جاتا ہوں تاکہ اُسکو راضی کروں -
(۴) دِ دَ پارہ - (لہذا - اسواسطے) دِ دَ پارہ راغلم چہ دِ بُوزم - میں
اسلئے آیا ہوں کہ تجھے لیجاؤں -

حروف شرط و جزا

کہ - چہ - هر چہ - حروف شرط ہیں - اور نو - حرف جزا ہے مثال - کہ
دي راذی نو زہ ځم - اگر یہہ آتا ہے تو میں جاتا ہوں - چہ وائي نو لاړ شہ -
جب یہہ کہتا ہے تو چلا جا -
هر چہ خاص خٹکوں اور بنیروں کی بولی میں آتا ہے - عبد الرحمن کے دیوان
میں یہہ لفظ بہت آتا ہے -

(ف) جزا جب ماضی ہو تو اُسوقت لفظ یَه کے ساتھ مستعمل ہوتی ہے۔ مثلاً که تا
ویلی وَی نو زه یه درغلی وُم۔ اگر تو کہتا تو میں تیرے پاس چلا آتا۔

حروف شرکت و اختصاص

هُم۔ بہائی مضموم شرکت کیلئے آتا ہے مثلاً زه هُم تلی وم۔ میں بھی گیا تھا۔ اور خُو
تخصیص کیلئے مثلاً هغه خو تلی دی۔ وہ تو گیا ہے۔

حروف نفی و سلب

بي۔ نا۔ نَه۔ نَه۔ ہیں۔ اِلّا فرق یہہ ہے کہ بی جوامد پر آتا ہے۔ اور نا۔ صفات پر
اور نَه بہائی مختفی اکثر جملے پر آتا ہے اور مکرر ہوتا ہے اور نَه بحرکت بین بین افعال مطلقه
پر مثلاً بي زده (ڈرپوک) بی بنی (بیفایدہ) نادوغ۔ ناجوړ (بیمار)
ناپوهه (نادان) دی نه زی۔ نه رازی۔ یہہ نہ جاتا ہے نہ آتا ہے۔
نه خو دی۔ نہیں کہتا۔

حروف ایجاب

وہ حروف ہیں جو جواب کے محل پر آتے ہیں وہ یہ ہیں۔ اُو۔ هُو۔ نَه۔ بنه۔ هان
پہلے تینوں استفہام کے جواب میں آتے ہیں مثلاً کوئی پوچھے کہ۔ تلی وِي (تو گیا تھا) تو وہ
جواب میں کہے گا کہ اُو۔ یا هو یا نه۔ اِلّا پہلے دونو اثبات میں اور تیسرا سلب کے محل پر
آتا ہی۔ بنه۔ امر یا نہی کے جواب میں آتا ہے۔ مثلاً کہیں کہ داسی کوه۔ یا هسی مه کوه
(یعنی ایسا کر یا ویسا نہ کر) تو وہ کہے گا کہ بنه (یعنے اچھا) هان۔ ندا کے جواب میں آتا ہی۔

حروف ندا

وَ۔ وَی۔ یَه۔ یَی۔ اي۔ ہیں۔ اِلّا وَی عورتوں کی بول چال میں آتا ہے۔
(۱) منادیٰ مفرد مذکر کے آخر بغیر حرف مدّہ و ہائی مختفی کے زبر پڑہی جاتی ہے اور اگر یائی
ملینه ہو تو ثقیلہ ہو جاتی ہے مثلاً ای دورَ۔ ای سړیَّ۔
(۲) مونث کے آخر جب یائی ثقیلہ نہو) تو یائے مجہول پڑہی جاتی ہے اسو آخر میں ہائے ثقیلہ

مختفی ہو تو حذف ہو جاتی ہے۔شلاً ای بنجی۔ اي برستني۔ ای مُوري۔

(۳) منادیٰ جمع ہو تو اخیر میں واو مجہول لگائی جاتی ہے۔اسوقت اخیر کی (ی) مطلقاً حذف کردیتے ہیں۔ جیسے اي سرو۔ ای بنجو۔ ای بنی آدمو۔ ای مرغانو ای غلو۔ ای سپو بنجو۔

(۴) حرف ندا محذوف بھی ہو تو بھی اخیر منادیٰ میں ویسا ہی عمل رہیگا۔ یعنی زبر پڑھی جائیگی۔ شلاً هلكَ چرته زې (او لڑکے تو کہاں جاتا ہے۔

(۵) کبھی منادیٰ مفرد میں زبر کے بعد ہائے مختفی بھی زیادہ کردیتے ہیں۔ اور منادیٰ جمع صحیح کے آخر صرف ضمہ پر اکتفا کرلیتے ہیں۔ شلاً ای هلكه (اے لڑکے) ای هلكانُ (اے لڑکو)

حروف عطف

اَوْ۔ هُم۔ بيا۔ چه۔ لادلاسَ۔ وصل کے معنے کیلئے مستعمل ہوتے ہیں۔ اِلّا۔ اَوْ۔ اور هُم مطلق اجتماع کا فایدہ دیتے ہیں۔ لیکن اَوْ عطف مفرد بر مفرد۔ اور هُم۔ عطف جملہ بر جملہ کیلئے مختص ہے۔ اور مکرر آتا ہے شلاً احمد او محمود راغله۔ (احمد اور محمود آئے) هغه ډوډۍ هم وُخوړه او به يې هم وُڅښکي (اُس نے روٹی بھی کھائی اور پانی بھی پیا)۔

بيا۔ میں ترتیب کا لحاظ بھی ہوتا ہے۔ شلاً زيد راغی بيا بكر (پہلے زید آیا پھر بکر)۔

چه۔ ترقی کیلئے آتا ہے اور هم اُسکی تاکید کیواسطے پیچھے ذکر کیا جاتا ہے۔ شلاً هغه نن خه چه پرون هم نه دی حاضر شوی (وہ آج کیا بلکہ کل بھی نہیں حاضر ہوا)۔

لادلاسَ۔ اضراب کیلئے آتا ہے شلاً هغه خه رانه کړه لادلاسَ يې رانه واخیست۔ اُسنے مجھے کچھ نہ دیا بلکہ مجھسے لیا۔

حروف تردید

يا۔ ياخو۔ كه۔ كني۔ ہیں۔ اِلّا پہلے دو شک کے مقام میں آتے ہیں۔ جیسے هغه یا مړدی یا خو ژوندی۔ وہ یا مرگیا ہے یا زندہ ہے۔

کہ - ایک شی کی تعین کیلئے آتا ہے جیسے دا آخلی کہ هغه (یہہ لیتا ہے کہ وہ)
کنی - مساوات کیلئے آتا ہے جیسے دا اور کړه کنی هغه (یہہ اُسے دیدی نہیں تو وہ)
یعنے دونو برابر ہیں - یہہ لفظ اصل میں کہ نه وی کا مخفف ہے -

حروف استثناء

بی له - سوا - منګر - خو - ګنره - وَلی - ہیں - مثلاً بی له ما وړه تلی دی
(میرے بغیر سب گئے ہیں) منګر - فارسی کلمہ مگر کا بگڑا ہوا ہے -
خُو - استدراک کیلئے آتا ہے - جیسے زید ښه دی خو رښتیا نه وائی - زید
اچھا آدمی ہے پر سچ نہیں بولتا - ولی - خو - کا مترادف ہے -
ګنره - (یعنے ورنہ) زیادہ تر اشعار میں آتا ہے - رحمٰن سرنہری کہتا ہے - ٥
که سودا ده خو دوستی د محمد ده + ګنره نه شته په دُنیا بله سودا

حروف تشبیه

په شان - غُند - سی - څنګره - بیدُو - کُمُو بیهُو - جوړ - هڅو - لکه
نه به وائی چه - بیان مشابہت کیلئے آتے ہیں - الّا پہلے تینوں مُشبّہ بہ سے پہلے اور
باقی اُس سے پیچھے آیا کرتے ہیں جیسے ګُتی په شان د ی (انگلی کیطرح ہے) لاس غُند
ہاتھہ کی طرح - (۲) سِی - اکیلا نہیں آتا بلکہ اسم اشارہ کے ساتھہ ملکر آتا ہے - مثلاً
داسی سړی (ایسا آدمی) هسی ښځه (ویسی عورت) اصل میں هغه سی تھا
(۳) څنګره - خاص استفہام کے موقع میں آتا ہے جیسے څنګره آس (کیسا گھوڑا)
څنګره چه غواړی (جیسا کہ تو چاہتا ہے) اسلیں یہہ څه رنګه کا مقلوب ہے
کبھی مخفف ہو کر څنګه بھی آجاتا ہے - دُود - اور خیر بھی تشبیہ کے کلمے ہوا
کرتے ہیں -

کلمات مقدار

څومره - (کتنا) دومره (اتنا) هومره (اتنا) - اصل میں ومره

مقدار کیلئے ہے - څه استفہامیہ وموصولہ - دغه - اسم اشارۂ قریب - هغه
اسم اشارہ بعید کے ساتھہ ملکر مخفف ہو گیا - انمیں واحد جمع اور مذکر مؤنث
سب یکساں ہیں -
ډیر - زیات (بہت) ډیر ځله (کئی دفعہ) هرڅومره (جتنا) هرڅو -
(ہرچند - ہر قدر) هریو - (ہر ایک) هرڅه (سب کچھہ) لږ کوټی (تھوڑا
سا) پسا نړی (ذرّہ سا) -

کلمات تنکیر

څوک - څنی - څه - ځا جیسے څوک سړی ولاړ دی (کوئی آدمی کھڑا ہی)
څنی داسی وائی (کوئی ایسا کہتا ہی) څه خیز پروت دی (کچھہ چیز پڑی
ہوئی ہے) ځا ته زیان مه رسوه (کیسکو نقصان نہ پہونچا) اس صورت میں اجبا
کا فایدہ دیتی ہیں - کبھی لفظ هر بھی لغرض استغراق ومزید تعمیم ان اسما پر بغیر څنی
کے داخل ہو جاتا ہے - کبھی لفظ هیڅ - څوک پر زیادہ ہو کر اجتماع مثلین سے
بعد حذف اسکو هیڅوک بنا دیتا ہے -

کلمات تاکید نفی

هیڅ - هرګز - هیچری - هیچرته - هډو - له سره - ہیں - الّا پہلا تاکید
اسم - اور دوسرا تاکید فعل - اور تیسرا تاکید زمان اور چوتھا تاکید مکان اور پانچواں
اور چھٹا تاکید مضمون جملہ کے لئے آتے ہیں - مثلاً هیچری نه زی (کبھی نہیں
جاتا) هیچرته نشته (کہیں نہیں) هډو نه پوهیږی - یا له سره نه
پوهیږی (اصلا نہیں سمجھتا) -

معانی حروف مفردہ ومرکبہ

څو

پانچ معنوں کیلئے آتا ہی (۱) استدراک - مثلاً ډیرم و وخوړانه غی (بہت

کہا پر نہ آیا) (۲) تنبیہہ اور زجر کیلیے شلاً خو پریږده سړیه - (جانے دو جی)
(۳) تاکید کیواسطے - شلاً خو نه دی راغلی (نہیں آیا) (۴) تکیہ کلامی - مثلاً
دی خو نه زی (یہہ تو نہیں جاتا) (۵) یقین کے لئے - شلاً خو راپاسیدٔ
(اُٹھ ہی آیا) -

د

(۱) دال مفتوح اضافت کی علامت ہے جیسے دَ زَیدْ آس - زید کا گھوڑا -
(۲) دال مکسور یعنے دِ - تین معنوں کے لئے آتی ہے -
(۱) امریہ - جو امر غائب کے صیغے میں آتی ہے - جیسے راد شي -
(۲) دعائیہ - جو دُعا کے محل میں مستعمل ہوتی ہے جیسے مبارات دِ شي -
(۳) خطابیہ - جو واحد مخاطب کی ضمیر ہوتی ہے - جیسے کار دِ وُشُه -

ه

(۱) تانیث کیواسطے جیسے غله - خَرَه - وغیرہ میں - یہہ ہ ہمیشہ مختفی ہوتی ہے -
(۲) جمع کیلئے ہمیشہ خفی ہوتی ہے - جیسے ملهْ - مرْهْ - وغیرہ میں -
(۳) ہاے سکتہ - جو لون ترنم اور منصوبات کے اخیر آتی ہے جیسے کوینه - کار ونه بیږ

و

(۱) ضمیریہ - جیسے وله - وته - میں - یہہ ہمیشہ مفتوح ہوتی ہے -
(۲) تجریدیہ - جو امر استمراری کو مجرد بنا دیتی ہے - اکثر مضموم ہوا کرتی ہے -
(۳) الحاقیہ - جو ماضی مطلق اور مستقبل وغیرہ صیغوں پر بغرض اُنکی تکمیل کے داخل ہوتی ہے - اکثر مضموم ہوتی ہے -
(۴) واو صلہ - جو ٹلکوں کی بول چال میں بعضے مواقعہ پر تزئین کیلئے زاید آتی ہے مفتوح ہوتی ہے - (۵) واو جمع جو حروف مغیرہ کے سبب اسمائے جموع اور اسمائے جنس و مصادر وغیرہ کے آخر آتی ہے - ہمیشہ مجہول ہوتی ہے -

(۶) واو متکلم جو جمع متکلم کے صیغہ کے اخیر لگائی جاتی ہے۔ جیسے زو۔ یہ معروف ہوتی ہے
(۷) واو نسبت۔ جو صیغہ واحد غائب کے اخیر بعضے موقعہ پر آتی ہے جیسے راغلو وغیرہ وغیرہ۔ یہہ واو ہمیشہ مجہول ہوتی ہے۔

ی

(۱) یائے غیبت۔ جو مطلق غایب کے صیغوں کے آخر آتی ہے۔ معروف ہوتی ہے۔ مثلاً دازی۔
(۲) خطابیہ۔ جو مخاطب کے صیغوں کے اخیر آتی ہے واحد میں مجہول اور جمع میں مثقلہ ہوتی ہے۔
(۳) یائے جنسیت جو مونثات کے اخیر بحالت افراد و جمعیت دونوں آتی ہے۔ اور مثقلہ ہوتی ہے۔ مثلاً سَڑیٔ۔ سپیٔ۔ وغیرہ۔
(۴) جمع مذکر۔ یہہ واو ہمیشہ معروف ہوتی ہے مثلاً سړي۔ سپي وغیرہ۔

که

(۱) حالی۔ جو کول سے حال کا معنی دیتا ہے۔ اصلمیں کوئی۔ یا کاند کا مخفف ہے۔
(۲) شرطیہ جیسے که راشي نوښه ده۔ اگر آوے تو اچھا ہے۔
(۳) تردیدیہ۔ جیسے که ښه وی که بد۔ خواہ اچھا ہو خواہ بُرا۔

به

(۱) استقبالی۔ جو مضارع پر داخل ہوکر مستقبل بنا دیتا ہے۔ مثلاً به راشي آئے گا۔
(۲) جزائیہ۔ جو جزا میں بعضی صورتوں میں آتا ہے۔ مثلاً که تا ویلّی وَی نو به راغلی وم۔ اگر تو کہتا تو میں چلا آتا۔

مصادر وضعیہ ترکیبہ

الف ممدودہ

آچول - ڈالنا
آخل - گوندہنا
آخیستل - لینا
آړول - پلٹنا
آستول - بہیجنا
آغستل - پہننا
آغیړل - اترانا
آلوتل - اُڑنا
آلوزول - اُڑانا
آنړول - چُننا
آوښتل - گرفتار ہونا
آورول - سُنانا
آوریدل - سُننا

الف مقصورہ

اُبول - پلانا
اَتالیدل - ٹہرنا
اَتالول - ٹہیرانا
اُچیدل - سوکہنا
اُچول - کہڑا ہونا سوکہانا

اُدریدل - ٹہیرا
اُدرول - کہڑا کرنا
اُړول - پہینا
اُزګاریدل - فارغ ہونا
اُوچتول - اُٹہانا
اُوچتیدل - اُٹھنا
اُوږدیدل - لنبا ہونا
اُوسیدل - رہنا
اُوسول - بسانا
اُودل - بُننا
ایستل - نکالنا
ایښنل - رکہنا
ایساریدل - توقف کرنا

بائی موحدہ

بایلل - ہارنا
بخښل - بخشنا
بدلیدل - بدلنا
بدلول - بدلانا
بریښیدل - درد کرنا چمکنا
برقیدل - چمکنا
بُګنیدل - ڈرنا
بلل - بلانا
بلیدل - بلنا جلنا
بلول - روشن کرنا - جلانا
بنړل - بُننا
بنړیدل - بُنجانا - برہنکنا
بوتلل - لیجانا
بوښتیدل - کُہبنا
بیول - لیجانا
بیلول - الگ کرنا

بائی فارسی

پاتیکیدل - رہنا
پاسیدل - اُٹہنا
پاسول - اُٹہانا
پاکول - پونجہنا
پاکیدل - پاک ہونا
پټول - چہپانا
پټیدل - چہپنا
پُښتیدل - پوچہنا
پخول - پکانا

پښېدل ۔ پکنا
پېښېدل ۔ کبھی کبھی آنا، اتفاق پڑنا
پرانیستل ۔ کھولنا
پرېوتل ۔ گرنا
پرزول ۔ گرانا
پرېښودل، پرېښېدل ۔ چھوڑنا
پرېکول ۔ کاٹنا
پڅېدل ۔ سوجھنا
پړول ۔ بات کرنا
پړېدل ۔ ہارنا
پرول ۔ زخمی کرنا
پسېدل ۔ گند ہونا
پسول ۔ گند کرنا
پشېدل ۔ شونگنا
پوهېدل ۔ سمجھنا
پوهول ۔ سمجھانا
پورتکول ۔ لگانا
پورېوتل ۔ پار چڑھنا
پهرول ۔ مچھرانا
پهرېدل ۔ مچھرنا

پېژندل ۔ پہچاننا
پېیل ۔ پرونا
پېرودل ۔ خریدنا

ت

تاوېدل ۔ لپٹنا، غصے ہونا
تاوول ۔ متعدی منہ
تختول، تښتول ۔ بھگانا
ترهېدل ۔ چونکنا، ڈرنا
ترخېدل ۔ کڑوا ہونا
تړل ۔ باندھنا
تشېدل ۔ خالی ہونا
تشول ۔ خالی کرنا
تلول ۔ تلنا، بھوننا
تلل ۔ تولنا
تنکول ۔ دق کرنا
تودول ۔ گرم کرنا
تورېدل ۔ کالا ہونا
توکل ۔ کھرچنا، پونچھنا
تورول ۔ کالا کرنا
تلل ۔ جانا، چلنا

توښېدل ۔ بیٹھنا
تولېدل ۔ سرکنا
تویول ۔ بہنا، گرانا
تېرېدل ۔ گزرنا، حمل لینا، تیز ہونا
تېرول ۔ بسر کرنا، گزارنا، تیز کرنا

ٹا سخت و افغانی

ټپول ۔ کوٹنا
ټختول ۔ کوٹنا
ټرېدل ۔ ٹرکنا، بکنا
ټنبېدل ۔ بکنا
ټکول ۔ مارنا، کوٹنا
ټکېدل ۔ مار کھانا، میدہ ہونا
ټنکول ۔ ٹھکورنا
ټولول ۔ جمع کرنا
ټولېدل ۔ جمع ہونا
ټوخېدل ۔ کھانسنا
ټوخل ۔ کھانسنا
ټوکل ۔ کترنا، ٹکمنا

ټوکېدل - کٹ جانا
ټکاویدل - ٹھیرنا
ټېلوهل - دھکیلنا

ځ - ج

جاروتل - واپس ہونا
جارېستل } قی کرنا - واپس کرنا
جارباسل }
ژړېدل - رونا
ژړول - رلانا
جنګېدل - لڑنا
جنګول - لڑانا
جوړېدل { سازش کرنا / آمادہ ہونا / تندرست ہونا
جوړول - متعدی منه
ځوېل - چوسنا
ځوبلېدل گھائل ہونا
ځوبلول - متعدی منه

چ

چاپول - چھپانا
چاپېدل چھپنا
چاخېدل - تیز ہونا

چاخول - متعدی منه
چاودېدل - پھٹنا
چرکېدل - چیرنا
چغېدل { پکارنا / پھیرا بولنا
چغول - متعدی منه
چلول - چلانا { رائج کرنا - ادا کرنا / لہرانا
چلېدل - لازم
چڼوول - چھاننا
چڼېدل - چھن جانا
څول - پھاڑنا
څوړلول - گھمانا - پھیرنا
څوڼول - تنبیہ کرنا
چوړېدل - مرض میں چڑھنا
څیچل - لڑنا - چبانا

خ - ښ

خارښتېدل - کھجلانا
خارښتول - متعدی منه
خائېدل - مناسب ہونا
خبرېدل - مطلع ہونا
خبرول - متعدی منه
خڼل - ڈھونا
خښېدل - گھسنا - دفن ہونا

خځول - متعدی منه
خپرېدل - پھیلانا - ہوا کی ہونا
خپرول - متعدی منه
خڅېدل { آرائی حاصل ہونا / خرخر کرنا
خرابېدل - خراب ہونا
خرابول - متعدی منه
خوشېدل - خراب ہونا
خوږېدل - سبب کرنا
خوشبېدل - جھکنا - خوش ہونا
خوشول - متعدی منه
خکل یا کښل - لکھنا
خکول - چوسنا
ښکېلول { اونٹ کا ڈالنا / پچھاڑی لگانا
خلاصېدل - چھوٹنا
خلاصول - چھوڑانا
ښکارېدل - نظر آنا
ښکارول - متعدی منه
خندل } ہنسنا
خندېدل }
خوړل - کھانا
خوړول - کھلانا

خوږېدل { دُکھنا / گھایل ہونا

خوږول - زخمی کرنا

خوږول - متعدی منہ

خوزېدل - ہلنا

خوزول - متعدی منہ

خوړول - چبہانا

خوړېدل { بکھرنا / پھیلنا / بچھنا

خوږېدل - میٹھا ہونا

خوږول - متعدی منہ

خوښېدل - پسند کرنا

خوښول - پسند کرنا

خوېدل - پھسلنا

خوېول - متعدی منہ

خوشالېدل - خوش ہوتا

خوشالول - خوش کرنا

خکول / خیل { دکھلانا

د

داغول - داغ کرنا

دلول - دلنا

دُړزول - کوٹنا - مارنا

دمول - دم کرنا

درنول - بہاری کرنا

دُرنېدل - بہاری ہونا

دنگل - کودنا

دېکل - دہکیلنا

دال معقوده

ډبول - مارنا - کوٹنا

ډزول - ایضاً

ډکېدل - بہر جانا

ډکول - بہرنا

ډنگول - نقارہ بجانا

ډوبېدل - ڈوب جانا

ډوبول - ڈبونا

ر

راتلل - آنا

راښکل - راښکل - کہینچنا

راوستل - لانا کسی آدمی کو

راوړل - لانا کسی چیز کا

رپول - متعدی منہ

رپېدل - آنکھ کا پہڑکنا - کانپنا

رپول - آنکھیں پہڑکانا جھپکانا

رټل { توبیخ کرنا / گھورنا / جھاڑ دینا

رسېدل - پہونچنا

رسول - پہنچانا

رغېدل { تندرست ہونا / سیا جانا

رغول - متعدی منہ

رغړېدل - لیٹنا

رغښتل { لوٹنا / بند کا ٹوٹ جانا

رغړول - متعدی منہ

رنړېدل - صاف ہونا پانی کا

رېږدېدل - کانپنا

رېښل - کاتنا

رائی معقوده

ړپول - کچولنا

ړنګول - ″

ړنکول - چھاچھ رڑکنا

ز - ځ

ځارېدل - فدا ہونا

ځارول - قربان کرنا

زبېښل - چوسنا

زرغونیدل - اُگنا
زرغونول - اگانا یعنی سبز کرنا
زده کول - سیکھنا
زړیدل { بوڑھا ہونا / پورانا ہونا
زړول - پرانا کرنا
زغمل - سہنا
زغلیدل - دوڑنا
زغلول - دوڑانا
زغاستل - دوڑنا
زلیدل - چمکنا
زلول - متعدی منہ
زنبل - څنبل - روئی تمنا
زنزول - / څنځول } چوانا (چکانا بیہان)
زنګل - جھولنا
زنګول - متعدی منہ
زوړندیدل - لٹکنا
زوړندول - لٹکانا
زهیریدل - غمگین ہونا
زهیرول - تکلیف دینا
زیږل - جننا - بیانا

زیږیدل - پیدا ہونا - جننا
زیاتول - زیادہ کرنا
زیاتیدل - بڑھنا

س - څ

ساتل - رکھنا - پالنا
شپړدل - اُدھیڑنا
سپل / څپل - / سپیسل } سپیچنا
سپینیدل - سفید ہونا
سپینول - سفید کرنا
سپارل - سپرد کرنا - سونپنا
ستہل - چاٹنا - چکھنا
ستہول - متعدی منہ
سرل / سریدل } چرنا
سرول - چرانا
سړول - ٹھنڈا کرنا
سړیدل - ٹھنڈا کرنا
سڅیدل - ٹپکنا
سڅول - ٹپکانا
څښل - پینا
څکل - چکھنا

ښکنیدل - چونڈی بھرنا
ښکښتل - { ونبرنا - کترنا / قطع کرنا
ښمسوریدل - لسنرنا - خوشہ نکالنا
ښمیدل - سیدھا ہونا - درشت ہونا
ښمول - متعدی منہ
څملاستل - سونا - لیٹنا
څملول - سولانا - لٹانا
سنبالیدل - سنبھلنا
سنبالول - سجانا - ٹھیک کرنا
سندل - جھاڑنا
سولیدل - گھسنا
سولول - گھسانا
سول - جلنا - جلانا
سوزیدل - جلنا
سیزل - جلانا
سرخیدل - چھپنا
سرخول - چھپانا

ش

شپیلل / شپیلول } چبانا - چونڈنا

شریل - رڑکنا
شرمیدل - شرمانا
شرمول - شرمندہ کرنا
شمل - ہانکنا
شرقیدل - چھلکنا
شلیدل - ٹوٹنا - پھٹنا
شلول - متعدی منہ
شمیرل - شمارل - گننا
شنرول - چھڑکانا
شنریدل - چھڑکنا
شوکیدل - کھسنا
شوکول - کھونا - لوٹنا

غ

غپل - بھونکنا
غپول - متعدی منہ
غټیدل - موٹا ہونا
غټول - موٹا کرنا
غبښتل - مانگنا
غبښتل - بتی بٹنا - وغیرہ
غځیدل - کٹ جانا
غځول - کاٹنا
غرزول - پھینکنا - ڈالنا
غرزیدل - گرجانا
غږیدل - بکواس کرنا
غرقیدل - ڈوبنا - غرق ہونا
غرقول - ڈبونا
غمبنید - غصے میں آنا
غړیدل - آنکھیں کھولنا
غړول - آنکھیں جھپکانا
غرپیدل - بجنا - بڑبڑانا
غړول - متعدی منہ
غلبیدل - دھوکا کھانا
غلول - متعدی منہ
غوبلبیدل - پامال ہونا
غوبلول - پامال کرنا
غوزیدل - لیٹنا
غوزول - لٹانا - لیٹانا
غوړیدل - کھلنا - بچھنا
غوړول - چوڑنا - بچھانا

ق

قبلول } ماننا - قبول کرنا
قبلیدل - قبول ہونا
قتلول - قتل کرنا
قتلیدل - مارا جانا
قهرول - ستانا - دق کرنا
قهریدل - غصے میں آنا

باب کاف

کتل - دیکھنا
کرل - بونا
کرپول - دلنا - چبانا
کړیدل - چڑنا - دکھ اٹھانا
کړول - دکھ دینا
کږیدل - ٹیڑھا ہونا
کږول - متعدی منہ
کلول - سونڈھنا
کلیدل - سونڈھا جانا
کمول - گھٹانا
کمیدل - گھٹنا
کنودل / کنستل } کھودنا
کنځل - گالی دینا
کونړیدل - بہرا ہونا
کوزیدل - اترنا
کوزول - اترانا

کوَل - کرنا
کیدل - ہونا
کنبجودل - رکھنا
کیوَتل - پہسنا - گرجانا
کیښتل - پہنسانا
کښیناستل - بیٹھنا
کښینول - بیٹھانا

کاف فارسی

گټل - کمانا - جیتنا
گرځیدل - لنگڑا ہونا
گډول - متعدی منہ
گډیدل - ناچنا - ملنا - رلنا
گډوَل - متعدی منہ
گرځول - پھرانا
گروَل - کھلانا
گرځیدل - لازم
گرمیدل چکی کا پہاڑ گرجنا
گرموَل - متعدی منہ
گرمیدل - گرم ہونا
گرموَل - گرم ہونا
گزاروَل - پھینکنا - ادا کرنا
گنڑل - خیال کرنا - سمجھنا
گنډل - سینا
گونځیدل - گھورنا غصہ ہونا
گوټل - گھونٹنا - گلا پکڑنا
گیروَل - گھیرنا
گیرځیدل - لازم

باب لام

لبوَل - کھیل کرنا
لټوَل - ڈھونڈنا
لرَل - رکھنا
لړل - لوٹنا - ہلانا - الوڈکرنا
لځمیدل - لٹکنا
لکیدل - کھڑا ہونا
لکوَل - متعدی منہ
لګیدل - لگنا - حمل اٹھانا
لګوَل - متعدی منہ
لږوَل - گھٹانا
لمسوَل - بہکانا
لمبل - نہانا
لمبوَل - نہلانا
لنډیدل - کوتاہ ہونا
لنډوَل - متعدی منہ
لنګیدل - بیانہا - جننا
لنګوَل - متعدی منہ
لوستل - پڑھنا
لوَستل - پھینکنا - ڈالنا - بکھارنا
لولوَل - پڑھانا
لوټل - لوٹنا
لوټوَل - متعدی منہ
لوېدل - جدا ہونا
لوَشل - دوہنا
لوړیدل - اونچا ہونا
لوړوَل - متعدی منہ
لوندیدل - بھیگنا - تر ہونا
لونډوَل - متعدی منہ
لوېدل - گرنا
لیږل - بھیجنا
لیدل - دیکھنا
لیکل - لکھنا
لیږدوَل - لادنا

م

ماتوَل - توڑنا
مښل - ملنا
مړل - مرکیدل - مرنا

مړیدل - رجنا

مَلل / مَلوَدل } جگہ ملنا - سفر کرنا

میینَدل - عاشق ہونا

مَنل - تسلیم کرنا

مُوندل - پانا

ن

نښلول - پہنسانا - اڑانا

نښلیدل - اڑنا

نښتل - پہنسنا - بند ہونا

نرمول - نرم کرنا

نړیدل - اُکھڑنا

نړول - متعدی منہ

نغړدل - نگلنا

نغښتل - لپٹنا

ننیستل - ڈالنا - گہسانا

ننوتل - گہسنا - داخل ہونا

نولیدل - غمگین ہونا

نیول - پکڑنا

نیمول - آدہا کرنا

ه

هسکیدل - اونچا ہونا

هسکول - متعدی منہ

هوښیاریدل - ہشیار ہونا

هیریدل - بہول جانا

هیرول - متعدی منہ

واو

وتل - نکلنا

وریدل - برسنا

ورول - برسانا

ورکیدل - گم ہوجانا

ورکول - متعدی منہ

ورښتیدل - گلنا - بہنا

ورکول - دینا

ورتلل - دوسرے کے پاس جانا

وړینول - بُہنا

وزگاریدل - فارغ ہونا

وژل - مار ڈالنا

وهل - مارنا

وهیدل - واہیات بکنا

وینځل - دہونا

ولیبیدل - بیدار ہونا - جاگنا

ویشل - بانٹنا

ویشتل - مارنا - نشانہ لگانا

ویل - کہنا

ی

یادول - یاد کرنا

یخیدل - ٹہنڈا ہونا

یخول - ٹہنڈا کرنا

یرول - ڈرانا

یریدل - ڈرنا

ییستل - نکالنا

یشول - اُبالنا

یشیدل - اُبلنا

بتاریخ ۱۳ - مئی سنہ ۱۸۹۰ء باختتام رسید

قاضی میر احمد شاہ رضوانی پشاوری

غلطنامہ

ص	س	غلط	صحیح	ص	س	غلط	صحیح
۳	۱۰	کہی	لکھی	۱۸	۸	تمہار	تمّہار
〃	۱۹	بناءً	بناءاً	۱۹	۱۵	کرور	کرُور
〃	〃	اصطلاحی	اصطلاح	〃	۱۹	شل	سل
۴	۱۱	ٹ	لٹ	〃	۲۳	۰	ہزاروں
۵	۲۱	بودی	بوڊۍ	۲۰	۱۳	چوتھا	تیسرا
〃	〃	کوپن	کوینَ	۲۲	۱۹	سرتوب	سرِیتوب
۶	۲۱	کُتاّ	شپیؔ	۲۳	۲۰	کُنہل	گُنہل
۷	۶	ڟا	چا	۲۴	۹	خوز	خور
〃	۱۰	نُور	۰	۲۵	۱۲	پبنیدل	پیبنیدل
〃	۱۴	کہتا۲	رکہتا	〃	۱۶	تیلوھل	تیلول
۸	۲	سی	ہی	〃	〃	تولیدن	ٹولول
۱۰	۱۷	خپل راغی	خپل دَاغی	〃	۱۸	سبنالول	سنبالول
۱۲	۳	اسم استفہام	اسمائے استفہام	۲۶	۴	سورج	سُوج
〃	۱۳	چاہ	چا - کا	〃	۶۰	وتلی	وتی
〃	۱۹	مُشارٌ الیہ	مستفہم عنہ	۲۸	۱۲	بنولہ	بَن چہٹی
۱۳	۸	مستفہم	مستفہم منہ	〃	۱۳	نندروسہ	ٹدروسہ
〃	۱۴	کیاہی	کیساہی	〃	〃		
۱۷	۱۹	پہ ارسال	پَہ سال	۲۹	۴	قاعدہ نمبر ۳	لہ
〃	۲۰	پرپہ ار	پہ ار				
〃	۴	لانڈِ	بانڈِ				
〃	۵	بانڈِ	لانڈِ	۳۵	۸	جاتی	جاتی ہے

لہ جس اسم مذکر کے آخر واو معروف ماقبل نون موقوف یا غنہ ہو۔ تو اسکی مونث میں واو کو حذف کرکے اخیر میں ۂ ے مختفی لگا دیتے ہیں۔

ص	س	غلط	صحیح
۳۵	۲۰	يد و	بدو
۳۶	۱۲	وړکی	وُړکي
۳۸	۶	دَسړو	دَمړو
۴۰	۱۲	کوُل	کیدل
۴۸	۴	شقّعه	شُقّله
۴۹	۲	بڑہتا ہے	بنتا ہے
〃	۱۷	•	پہنتا
〃	۲۱	رکھنا ۲	نکالنا
۵۰	۴	خیژي	خیژی
〃	۱۵	جلنا	جلنا - جلانا
〃	۱۶	تیرنا	و تیرنا
〃	۱۹	مړی	مړي
〃	۲۰	بجھولنا	جھولنا
〃	۲۲	کوری	ګودی
۵۲	۲۰	جیسے	جس سے
۵۴	۲۲	وُکورم	وُګورم
〃	۳	غیر وضعتیه	وضعتیه
۵۶	۱	ګیډمی	ګِیډَۍ
۵۷	۲۰	لارشه	لاړشه
۵۸	۳	امرحاضر	حال
۵۹	۴	مخاطب	متکلم

ص	س	غلط	صحیح
۷۵	۳	جانتا	جاتا
۸۲	۵	غړبنید	غړبنیدل
〃	۶	کھولنا	کھُلنا

ضمیمه

اسمائے اشارات

متعلق ص ۱۱

دَغه - اور دا میں یہہ فرق ہے کہ دغه حصر اور تاکید کے محل میں مشتعمل ہوتا ہے اور دا عام ہے -

کلمات تاکید

متعلق ص ۶۵

هَمّ و - صفات مطلقه کی تاکید کے لئے آتا ہے -

To

Colonel W. R. M. HOLROYD,

Director of Public Instruction, Punjab,
patroniser of Oriental Literature, whose time has been
one of literary benefit to the
Province,

This book is most respectfully dedicated

AS A TOKEN OF REGARD FOR HIM

BY

HIS MOST OBEDIENT SERVANT,

The Author.

The Punjáb Government in the Education Department sanctioned the establishment of a Zamindari class on the 1st of October 1889. The Pashtu reading of this class was entrusted to me by Lála Ságar Chand, B. A. Officiating Inspector of Schools, Rawálpindí circle. My pupils began to investigate the rules that might give them a clue to the learning of this language. Each one had difficulties of his own. It was considered, under these circumstances, desirable to write a book on Pashtu grammar (which I present to the public) in order that the students as well as the Pashtu-reading public may equally benefit by it.

The plan is the same as that of the grammars of other common Oriental languages, with some additional matter of which the peculiar nature of Pashtu necessitated a discussion. The rules have been arrived at after diligent research and reasoning by induction. It was no very easy matter to write such a book, for to present a *Code* of rules with their practical application to the public required great mental effort. I say very faithfully that this book has called for the most strenuous efforts on my part.

I shall esteem myself richly rewarded if the Education Department of the Punjab and the Pashtu-reading public recognize my endeavours.

My heart give me my praise, for I
Have Phœnix tamed for use of man.

RAWALPINDI:
28*th March* 1890.

QAZI MIR AHMAD SHAH,
RIZWANI PESHAWAR.I

Translated—
NAZAR MUHAMMAD B. A.,

The Frontier Exchange Press, Rawalpindi,

Preface.

For many Civil & Military Officers, for gentlemen employed in the Frontier Districts, for merchants that trade with Afghanistán and particularly for the Punjábí Teachers who, after having passed their certificate Examination from the Ráwalpindí Normal School, are required to work in the Districts of Hazára, Pesháwar, Kohát, Bannú, and Deraját, the learning of the Pashtu Language is highly desirable; for it is evident that the thoughts of a race can not be entered into, nor conversation held with a people unless their Language is known. It is to be regretted that no Pashtu Grammar hitherto existed that might answer the requirements of different descriptions of men in mastering such a peculiar language as Pashtu. The Afghán Mullás, who think it enough to learn Sharh-Mulla and Sháfia by rote, did not, in virtue of exceptions and anomalies peculiar to Pashtu, attempt to form a *Code* of rules guiding the learner to speaking and writing that language with propriety. Those also who taught Pashtu to European gentlemen, having scarcely any other motive than earning money, made no endeavours in the matter.

The European authors who take interest in such things could not get the sources out of which, and the old materials upon which, they might have been able to work out a suitable grammar with their ingenuity at *analysis* and *synthesis*. The treatises on Pashtu Grammar written by Mr. Vaughan and Raverty, and even the Grammar of Dr. Bellew, written in the course of 10 years after the war of Umbela, embody principles and rules useful for the authors and men of their description only, containing nothing sufficiently general to satisfy the wants of the different classes of men alluded to in the beginning of this preface and even of the candidates for the University Examinations in Pashtu. It is still more to be regretted that the attempts of some unintelligent Afgháns at writing some stray facts resulted in such a loose grammatical language as terming the *Object* subject and the *Subject*, object.